وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

مع حاشیہ

www.KitaboSunnat.com

زینت القرآن

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا شاہ قاری محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

المکتبۃ الرحمانیۃ

www.KitaboSunnat.com

فاروقی کتب خانہ ناشران و تاجران بوہڑ گیٹ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا

۹۵۶

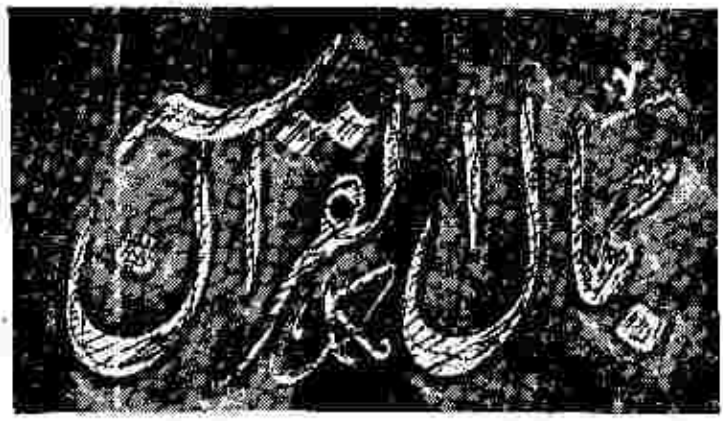

مع حاشیہ

www.KitaboSunnat.com

زینت الفرقان

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا شاہ قاری محمد صاحب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔

۹۵۶

فاروقی کتب خانہ ناشران و تاجران بردن بوہڑ گیٹ ملتان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ چند اوراق ہیں ضروریات تجوید میں مسمّٰی بہ جمال القرآن اور اسکے مضامین کو ملقب بہ لمعات کیا جاوے گا۔ محبّی مکرمی مولوی حکیم محمد یوسف صاحب مہتمم مدرسہ قدوسیہ گنگوہ کی فرمائش پر کتب معتبرہ سے خصوص رسالہ ہدیۃ الوحید مؤلفہ قاری مولوی عبدالوحید صاحب مدرس اوّل درجہ قرأت مدرسہ عالیہ دیوبند سے ملتقط کر کے بہت آسان عبارت میں جس کو مبتدی بھی سمجھ لیں لکھا گیا ہے۔ اور کہیں کہیں قرأت کے دوسرے رسالوں سے بھی کچھ لکھا گیا ہے وہاں ان رسالوں کا نام لکھ دیا ہے۔ اور کہیں اپنی یادداشت سے کچھ لکھا ہے۔ وہاں کوئی نشان بنانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ بس جہاں کسی کتاب کا نام نہ ہو وہ یا تو ہدیۃ الوحید کا مضمون ہے اگر اس میں موجود ہو ورنہ احقر کا مضمون ہے۔ وباللہ التوفیق وھو خیر عون وخیر رفیق۔

کتبہٗ اشرف علی تھانوی ادبی حنفی چشتی عفی عنہ

مشورۂ مفید۔ اول اس رسالہ کو خوب سمجھا کر پڑھاویں۔ اور ہر شے کی تعریف اور مخارج وصفات وغیرہ خوب یاد کرادیں۔ اس کے بعد رسالہ تجوید القرآن نظم حفظ کرادیا جائے۔ اور اگر فرصت کم ہو تو رسالہ حق القرآن یاد کرادیا جاوے۔ فقط کتبہ اشرف علی عفی عنہ۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔
فون ۔۔۔۔ 0242...

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید جمال القرآن

۹۵۶
جما

بعد الحمد والصلوٰۃ عرض ہے کہ اگرچہ رسالہ جمال القرآن اس سے پیشتر مطبع بلالی ساڈھورہ و مطبع احمدی لکھنؤ و مطبع انتظامی کانپور وغیرہ میں طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے مگر بوجہ عدم تکمیل بعض مضامین وعدم اہتمام تصحیح اس کے لئے حواشی کی ضرورت تھی، چنانچہ احقر نے اس کے مضامین کی توضیح و تکمیل اور اغلاط کی تصحیح کے لئے حواشی لکھے تھے۔ لیکن چونکہ عموماً حواشی کی طرف التفات کم ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں معتدبہ نفع کی توقع بہت کم تھی۔ اس لئے حسب ایماء وارشاد حضرت مؤلف علام مدظلہم اس نااہل نے ان حواشی میں سے جو مضامین نہایت ضروری ادا کے متعلق تھے ان کو رسالہ کا جزو بنا دیا۔ اور جو مضامین بطور دلائل و توضیح کے تھے ان کو حواشی میں رکھ کر حضرت موصوف کی خدمت میں ملاحظہ کے لئے پیش کر دیا۔ حضرت ممدوح نے تصدیق و تحسین فرما کر طبع و اشاعت کی اجازت عطا فرمادی اور تکمیل مضامین کی مناسبت سے اب اس رسالہ کا لقب جمال القرآن مکمل تجویز فرما دیا۔ اگر ناظرین باقتضائے بشریت کسی غلطی پر مطلع ہوں تو اس نااہل کی کم فہمی پر محمول فرما کر متنبہ فرمادیں۔ بعد تحقیق اس سے رجوع کر کے انشاء اللہ تعالیٰ اصلاح کر دی جاوے گی۔ اور اگر کسی کو اصل عبارت (جو کہ تغیر و تبدل و اضافہ سے پہلے تھی) دیکھنے کی ضرورت ہو تو وہ مطابع مذکور کے مطبوعہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ والسلام

ہر کہ خواند دعا طمع دارم　　زاں کہ من بندۂ گنہ گارم

کتبہ احقر محمد یامین عفی عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجوید کی تعریف

پہلا لمعہ: ۔ تجوید کہتے ہیں ہر حرف کو اس کے مخرج سے نکالنا اور اس کی صفات کو ادا کرنا، اور اس علم کی حقیقت اسی قدر ہے اور مخارج اور صفات آگے آویں گے چوتھے اور پانچویں لمعہ میں۔

تجوید کی ضرورت

دوسرا لمعہ: ۔ تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا یا غلط پڑھانا یا بے قاعدہ پڑھنا لحن کہلاتا ہے اور یہ دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ پڑھ دیا۔ ث کی جگہ س پڑھ دیا یا ح کی جگہ ہ پڑھ دی یا ذ کی جگہ ز پڑھ دی یا ض کی جگہ د پڑھ دیا۔ یا ص کی جگہ س یا ظ کی جگہ ز پڑھ دی یا ع کی جگہ ہمزہ پڑھ دیا، اور ایسی غلطیوں میں اچھے خاصے لکھے پڑھے لوگ بھی مبتلا ہیں۔ یا کسی حرف کو بڑھا دیا جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میں دال کے پیش کو اور ہ کے زیر کو اس طرح کھینچ کر پڑھا اَلْحَمْدُوْ لِلّٰهِیْ یا کسی حرف کو گھٹا دیا جیسے لَمْ یُوْلَدْ میں واؤ کو ظاہر نہ کیا اس طرح پڑھا لَمْ یُلَدْ یا زبر زیر پیش جزم میں ایک کو دوسرے کی جگہ پڑھ دیا جیسے اِیَّاکَ کے کاف کا زیر پڑھ دیا یا اِهْدِنَا میں ھا سے پہلے اس طرح زبر پڑھ دیا اِهْدِنَا یا اَنْعَمْتَ کی میم پر اس طرح حرکت پڑھ دی اَنْعَمْتَ یا اور اسی طرح سے کچھ پڑھ دیا۔ ان غلطیوں کو لحن جلی کہتے ہیں اور یہ حرام ہے (حقیقت التجوید) اور بعض جگہ اس سے معنی بگڑ کر نماز بھی جاتی رہتی ہے۔ اور دوسری قسم یہ کہ ایسی غلطی تو نہیں کی لیکن حرفوں کے حسین ہونے کے جو قاعدے مقرر ہیں ان کے خلاف پڑھا جیسے سر پر جب زبر یا پیش ہوتا ہے اُس کو پُر یعنی منہ بھر کر پڑھا جاتا ہے جیسے اَلصِّرَاطَ کی را جیسا آٹھویں لمعہ میں آوے گا۔ مگر اس نے باریک پڑھ دیا اس کو لحن خفی کہتے ہیں۔ یہ غلطی پہلی غلطی سے ہلکی ہے یعنی مکروہ ہے (حقیقت التجوید) لیکن بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔

آداب تلاوت

تیسرا لمعہ: قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا ضروری ہے[1] اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سورت شروع کرے تو بسم اللہ

[1] جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اعوذ باللہ پڑھنا مستحب ہے کما فی بعض شروح الشاطبیہ ۱۲ زینت الفرقان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے اسی طرح اگر پڑھنے پڑھتے کوئی سورت بیچ میں شروع ہو گئی تب بھی بسم اللہ ضروری ہے مگر اس دوسری صورت میں سورۂ برأۃ کے شروع میں نہ پڑھے۔ اور بعضے عالموں نے کہا ہے کہ پہلی صورت میں بھی سورۂ برأۃ پر بسم اللہ نہ پڑھے۔ اور اگر کسی سورت کے بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا تو بسم اللہ پڑھ لینا بہتر ہے۔ ضروری نہیں۔ لیکن اعوذ اس حالت میں بھی ضروری ہے۔

مخارج حروف

www.KitaboSunnat.com

چوتھا لمعہ: جن موقعوں سے حروف ادا ہوتے ہیں ان کو مخارج کہتے ہیں اور یہ مخارج سترہ ہیں۔

(مخرج ۱) جوف دہن یعنی منہ کے اندر کا خلا اس سے یہ حروف نکلتے ہیں۔ واؤ جبکہ ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر پیش ہو جیسے اَلْمَغْضُوْبِ یا جب کہ ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو جیسے نَسْتَعِیْنُ الف جب کہ ساکن بے جھٹکے ہو اور اس سے پہلے زبر ہو جیسے صِرَاطَ اور ساکن بے جھٹکے اس لئے کہا کہ زبر زیر پیش والا اور اسی طرح ساکن جھٹکے والا ہمزہ ہوتا ہے۔ اگرچہ عام لوگ اس کو بھی الف کہتے ہیں جیسے اَلْحَمْدُ کے شروع میں جو الف ہے یا بَاسْ کے بیچ میں جو الف ہے یہ واقع میں ہمزہ ہے۔ اور اس تمام کتاب میں ایسے دونوں الفوں کو ہمزہ ہی کہا جاوے گا یاد رکھنا۔ اور جس الف اور جس واؤ اور جس یا کا ابھی اوپر ذکر ہوا ہے ان کو حروف مدہ اور حروف ہوائیہ بھی کہتے ہیں۔ پہلا نام اس لئے ہے کہ ان پر کبھی مَد بھی ہوتا ہے۔ گیارہویں لمعہ کے بیان میں اس کا پورا حال معلوم ہو گا۔ اور دوسرا نام اس لئے ہے کہ یہ حروف ہوا پر تمام ہوتے ہیں اور جس واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو اس کو واؤ لین کہتے ہیں جیسے مِنْ خَوْفٍ اور جس یا ساکن سے پہلے زبر ہو اس کو یا لین کہتے ہیں جیسے وَالصَّیْفِ پس واؤ لین اور واؤ متحرک کا مخرج آگے سولہویں مخرج کے بیان میں آوے گا اور یا متحرک کا مخرج آگے ساتویں مخرج کے بیان میں آوے گا۔

(مخرج ۲) اقصیٰ حلق یعنی حلق کا پچھلا حصہ سینہ کی طرف والا۔ اس سے یہ حروف نکلتے ہیں ہمزہ اور ہ۔

(مخرج ۳) وسط حلق یعنی حلق کا درمیان والا حصہ۔ اس سے یہ حروف نکلتے ہیں ع اور ح بے نقطہ والے۔

۱؎ جمع حرف وہ یہ حروف ابجد ۱۲ حروف المعنی وہ وصوت معتمد قلیل مع خفی او مقدمہ خفیف بلا لسان وشفۃ کما فی شرح الجزریہ ۱۲ زینۃ الفرقان۔

۲؎ متفقہ ان کی اصطلاح میں ہمزہ کو الف بھی کہتے ہیں کما فی فتح الباری لہذا ہمزہ کو الف کہنا غلط نہیں گو متاخرین کی اصطلاح کے خلاف ہے ۱۲

۳؎ ہوا سے ہونٹوں سے یعنی تلک غلاوہ مراد ہے ۱۲ زینۃ الفرقان

۴؎ چنانچہ کتاب النشر صفحہ ۲۶۳ میں ہے لا خلاف فی حذف البسملۃ بین الانفال وبراۃ عن کل من قال بالسکتات وکذلک فی الابتداء براۃ علی الصحیح عند اہل الاداء ۱۲ ابن ضیاء محب الدین احمد مدرس مدرسہ شاطبیہ الزہراء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مخرج ۴) ادنیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی طرف والا ہے۔ اس سے یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ ع اور غ نقطہ والے۔ ادران چھ حرفوں کو حروف حلقی کہتے ہیں۔

(مخرج ۵) لہات[1] یعنی کوّے کے متصل زبان کی جڑ جبکہ اوپر کے تالو سے ٹکر کھائے۔ اس سے قاف ادا ہوتا ہے۔

(مخرج ۶) قاف کے مخرج کے متصل ہی منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر اور اس سے کاف ادا ہوتا ہے۔ اور ان دونوں حرفوں کو لہائیہ کہتے ہیں۔

(مخرج ۷) وسط زبان اور اس کے مقابل اوپر کا تالو ہے۔ اور اس سے یہ حرف ادا ہوتے ہیں۔ ج۔ ش[2] تی جبکہ مدہ نہ ہو۔ یعنی یائے متحرک اور یائے لین اور مدہ اور لین کے معنی مخرج (۱) کے ذیل میں بیان کئے گئے ہیں اور ان کو حروف شجریہ[3] کہتے ہیں۔

(ف) آگے جو مخارج آتے ہیں ان میں بعضے دانتوں کے نام عربی میں آویں گے۔ اس واسطے پہلے ان کے معنی بتلائے دیتا ہوں ان کو خوب یاد کر لیں۔ تاکہ آگے سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

جاننا چاہئے کہ بتیس[4] میں سے سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں۔ دو اوپر والوں کو ثنایا علیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلیٰ اور ان ثنایا کے پہلو میں چار دانت جو ان سے ملے ہوئے ہیں انکو رباعیات[5] اور قواطع بھی کہتے ہیں۔ پھر ان رباعیات سے ملے ہوئے چار دانت نوک دار ہیں۔ ان کو انیاب[6] اور کواسر کہتے ہیں۔ پھر ان انیاب کے پاس چار دانت ہوتے ہیں ان کو ضواحک کہتے ہیں۔ پھر ان ضواحک کے پہلو میں بارہ[7] دانت اور ہیں۔ یعنی تین اوپر داہنی طرف اور تین اوپر بائیں طرف اور تین نیچے داہنی طرف اور تین نیچے بائیں طرف۔ ان کو طواحن کہتے ہیں۔ پھر ان طواحن کے بغل میں بالکل اخیر میں ہر جانب ایک ایک دانت اور ہوتا ہے جن کو نواجذ[8] کہتے ہیں اور ان سب ضواحک اور طواحن اور نواجذ کو اضراس کہتے ہیں جن کو اردو میں ڈاڑھ کہتے ہیں۔ یاد کی آسانی کے لئے کسی نے ان سب ناموں کو نظم کر دیا ہے وہ نظم یہ ہے۔

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس[9] اور دو[10]
ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس[11]
کہ کہتے ہیں قرّاء اضراس انھیں کو
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ[12]
نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

---

[1] بفتح اللام وہائے جوزہ آخر قولہ ای گوشت بالائے زبان واوّل قبالئے کام او وے است کما فی حاشیہ منتخب النفاس ۱۲ [2] اسکی مجہولہ تہیش ہے ۱۲ زینۃ الفرقان [3] لخروجہا من شجر الفم وہو منفتح ما بین الحنین ۱۲ حقیقہ بالتحریر [4] یعنی اوپر کی جانب یکدانت داہنی جانب اور دوسرا بائیں جانب ہے۔ اور اسی طرح نیچے کے جانب دو دانت ہیں زینت الفرقان [5] انیاب وضواحک میں بھی وہی تفصیل ہے جو حاشیہ [3] میں مذکور ہے ۱۲ زینۃ الفرقان [6] یعنی کل نواجذ چار ہوئے ۱۲ زینۃ الفرقان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مخرج ۸) ض کا ہے۔ اور وہ حافہ لسان یعنی زبان کی کروٹ داہنی یا بائیں سے نکلتا ہے۔ جب کہ اضراس علیا یعنی اوپر کی ڈاڑھ کی جڑ سے لگادیں۔ اور بائیں طرف سے آسان ہے۔ اور دونوں طرف سے ایک دفعہ میں نکالنا بھی صحیح ہے۔ مگر بہت مشکل ہے۔ اور اس حرف کو حافیہ کہتے ہیں اور اس حرف میں اکثر لوگ بہت غلطی کرتے ہیں۔ اس لئے کسی مشاق قاری سے اس کی مشق کرنا ضروری ہے۔ اس حرف کو دال ثقیل یا باریک یا دال کے مشابہ جیسا کہ آج کل اکثر لوگوں کے پڑھنے کی عادت ہے۔ ایسا ہرگز نہیں پڑھنا چاہئے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اسی طرح خالی ظا پڑھنا بھی غلط ہے۔ البتہ اگر ضاد کو اس کے صحیح مخرج سے صحیح طور پر نرمی کے ساتھ آواز کو جاری رکھ کر اور تمام صفات کا لحاظ کر کے ادا کیا جائے تو اس کی آواز سننے میں ظا کی آواز کے ساتھ بہت زیادہ مشابہ ہوتی ہے۔ دال کے مشابہ بالکل نہیں ہوتی۔ علم تجوید و قرأت کی کتابوں میں اسی طرح لکھا ہے[1]

(مخرج ۹) لام کا ہے۔ کہ زبان کا کنارہ مع کچھ حصہ حافہ۔ جب ثنایا اور رباعی اور ناب اور ضاحک کے مسوڑھوں سے کسی قدر مائل تالو کی طرف ہو کر ٹکر کھاوے۔ خواہ داہنی طرف سے یا بائیں طرف سے اور داہنی طرف سے آسان ہے۔ اور دونوں طرف سے ایک دفعہ میں نکالنا بھی صحیح ہے۔

(مخرج ۱۰) نون کا ہے۔ اور وہ بھی زبان کا کنارہ ہے۔ مگر لام کے مخرج سے کم ہو کر۔ یعنی ضاحک کو اس میں دخل نہیں۔

---

[1] علم تجوید و قرأت کی کتابوں میں جو یہ لکھا ہے کہ ظا مخرج کی طرح ضاد معجمہ حروف رخوہ میں سے ہے۔ جس کے ادا کرنے میں آواز کا مسلسل بند نہیں ہوتا بلکہ آواز برابر جاری رہتی ہے۔ اور دال مہملہ حروف شدیدہ میں داخل ہے جس کے ادا کرنے میں آواز بند ہو جاتی ہے۔ پس اگر ضاد کو دال یا مشابہ دال پڑھا جاوے گا تو ضاد نہ رہے گا۔ بلکہ دال کی طرح شدیدہ ہو کر آواز کا سلسلہ بند جاوے گا حالانکہ یہ سراسر غلط ہے کیونکہ ضاد شدیدہ ہرگز نہیں جیسا کہ ظا کی طرح رخوہ ہے۔ پس جس طرح کہ ظا کے ادا کرنے میں آواز کا مسلسل برابر جاری رہتا ہے اسی طرح ضاد کے ادا کرنے میں بھی آواز برابر جاری رہنا چاہیے۔ نیز صفت رخوت کے علاوہ ضاد معجمہ دیگر صفات میں ظا کے ساتھ شریک ہے۔ صرف ایک صفت استطالت میں ظا سے ممتاز ہے۔ اگر ضاد میں استطالت نہ ہوتی تو ضاد اور ظا میں کوئی فرق نہ ہوتا اور دال سے تمام صفات میں ممتاز ہے بجز ایک صفت جہر کے۔ پس بقول یہ بات ظاہر ہے کہ جن دو حرفوں میں وجوہ اشتراک زیادہ ہوں وہ متقارب فی الصوت ہوں گے یا جن میں وجوہ امتیاز زیادہ ہوں وہ باہم متشابہ ہوں گے اور بقول یہ کہ تجوید و قرأت و نقد و تفسیر وغیرہ کی اکثر معتبر کتابوں سے ضاد کا مشابہ ظا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پس نگہ سب روایات کو نقل کرنے سے بوجہ طویل مانع ہے۔ اور جو لوگ ضاد کو دال یا مشابہ دال پڑھتے ہیں ان کے پاس کسی معتبر کتاب کی ایک روایت بھی ایسی نہیں معلوم ہوتی جس سے صراحۃً یا دلالۃً ثابت ہو سکے کہ حروف ضاد کا تلفظ عین دال یا اس کے مشابہ ہے اور باقی جو تحریر بیان کیا کرتے ہیں محض کسی بڑے عالم کا پڑھنا یا فتنہ کا ضاد کی جگہ ظا پڑھنے سے منع کرنا یا عموم بلوی اور اسی طرح کے دوسرے تمام بیانات کا جواب مع دلائل اثبات مشابہت ضاد و ظا رسالہ الاقتصاد فی الضاد و ظا مصنفہ جناب مولانا حکیم رحیم اللہ صاحب بجنوری سلمہ، تلمیذ رشید حضرت مولانا احمد قاسم صاحب میں مفصل مذکور ہے جس کا مطالعہ آپ میں سے جو لے یہاں پر اس کے نقل کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ محمد یامین عفی عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مخرج ۱۱) ر کا ہے۔ اور وہ نون کے مخرج کے قریب ہے۔ مگر اس میں پشت زبان کو بھی دخل ہے۔ ان تینوں حرفوں کو یعنی لام اور نون اور را کو طرفیہ اور ذلقیہ بھی کہتے ہیں۔

(مخرج ۱۲) طا اور دال اور تا کا ہے۔ یعنی زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ۔ اور ان تینوں حرفوں کو نطعیہ کہتے ہیں۔

(مخرج ۱۳) ظا اور ذال اور ثا کا ہے۔ اور وہ زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا سرا ہے۔ اور ان تینوں حرفوں کو لثویہ کہتے ہیں۔

(مخرج ۱۴) صاد اور زا اور سین کا ہے۔ اور یہ زبان کا سرا اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع کچھ اتصال ثنایا علیا کے ہے۔ اور ان کو حروف صفیر کہتے ہیں۔

(مخرج ۱۵) فا کا ہے۔ اور یہ نیچے کے ہونٹ کا شکم اور ثنایا علیا کا کنارہ ہے۔

(مخرج ۱۶) دونوں ہونٹ ہیں۔ اور ان سے یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ با اور میم اور واو جب کہ مدہ نہ ہوں۔ یعنی واو متحرک اور واو لین اور مدہ اور لین کے معنی مخرج ۱ کے ذیل میں بیان کئے گئے ہیں۔ مگر ان تینوں میں اتنا فرق ہے کہ با ہونٹوں کی تری سے نکلتی ہے۔ اس لئے اس کو بحری کہتے ہیں اور میم ہونٹوں کی خشکی سے نکلتی ہے۔ اس لئے اس کو بری کہتے ہیں۔ اور واو دونوں ہونٹوں کے ناتمام ملنے سے نکلتا ہے۔ فا کو اور ان تینوں حرفوں کو شفویہ کہتے ہیں۔

(مخرج ۱۷) خیشوم یعنی ناک کا بانسہ ہے۔ اس سے غنہ نکلتا ہے۔ غنہ کا بیان آگے نویں دسویں لمعہ میں نون اور میم کے قاعدوں میں انشاء اللہ تعالیٰ آوے گا۔

اور جاننا چاہیے کہ ہر حرف کے مخرج معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزۂ متحرک لے آوے۔ جس جگہ آواز ختم ہو وہی اس کا مخرج ہے۔

صفات حروف

پانچواں لمعہ: جن کیفیتوں سے حروف ادا ہوتے ہیں ان کیفیتوں کو صفات کہتے ہیں۔ اور وہ دو طرح

---

۱ فخرجوا من دلق اللسان وبعض طرف اللسان ۱۲ منہ ۲ فخرجوا من طرف اللسان مما یلی مقدم الحنک الاعلیٰ ای مقدم ۱۲ حقیقۃ التجوید ودرۃ التقریب ۱۲ منہ ۳ بالکسر فتح ثانی و دکسر وہ یائے مشددہ مفتوحہ (زینۃ القرآن) ۴ صفیر صرخ یعنی چڑیا کی آواز کو کہتے ہیں۔ چونکہ ان حروف کی آواز مشابہ اس آواز کے ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو حروف صفیر کہتے ہیں کما فی الوافی والوصول ۱۲ زینۃ ۵ بفتحتین و کسر سوم وبائے مشددہ مفتوحہ وقال فی الصراح والحروف الشفویۃ الباء والفا والمیم والاثقل شفویہ ولی بعضہم شرح الشافیہ شفویہ اور شفہ و ذکر فی القاموس الشفہ فقط وہو الصحیح عندی فان لام الشفہ بالکمال فی الصراح والقاموس ۱۲ زینۃ ۶ اس میں یہ شرط ہے کہ حروف صحیح طور سے ادا کیا جاوے سو جب اس طریق سے مخرج معلوم ہو گا کما فی شرح الجزریۃ ۱۲ زینۃ ۷ بفتحتین طرف زبان ۱۲ م ۸ بفتح الطاء کام شکم بائے کاصہ وفاء دہن وعن کذا فی المنتخب وفی بعض لغات الی بیان تفاوت من نصح افغار ۱۲ زینۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہیں۔ ایک وہ کہ اگر وہ صفت ادا نہ ہو تو وہ حرف ہی نہ رہے۔ ایسی صفت کو ذاتیہ اور لازمہ اور ممیزہ اور مقومہ کہتے ہیں۔ اور ایک وہ کہ اگر وہ صفت ادا نہ ہو تو حرف تو وہی رہے۔ مگر اس کا حسن و زینت نہ رہے۔ اور ایسی صفت کو محسنہ مزینہ تحلیہ عارضیہ کہتے ہیں۔ پہلی قسم کی صفات عشرہ ہیں (۱) ھمس، اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاوے ان کو مہموسہ کہتے ہیں۔ مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ اُن حرفوں کے ادا کرنے کے وقت آواز مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہ سکے۔ اور آواز میں ایک قسم کی پستی ہو اور ایسے حروف دس ہیں۔ جن کا مجموعہ یہ ہے فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ۔

(۲) جہر۔ اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاوے ان کو مجہورہ کہتے ہیں۔ مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرنے کے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس کا جاری رہنا بند ہو جاوے۔ اور آواز میں ایک قسم کی بلندی ہو۔ اور مہموسہ کے سوا باقی سب حروف مجہورہ ہیں۔ اور جہر و ہمس دونوں صفتیں ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔

(۳) شدت، اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاوے اُن کو شدیدہ کہتے ہیں۔ اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ ان حرفوں کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز بند ہو جاوے اور آواز میں ایک قسم کی سختی ہو اور ایسے حرف آٹھ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے۔ أَجِدُكَ قَطَبْتَ

(۴) رخوت۔ اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاوے ان کو رخوہ کہتے ہیں۔ اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ ان حرفوں کے ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز جاری رہے اور آواز میں ایک قسم کی نرمی ہو۔ اور شدیدہ اور متوسطہ کے سوا باقی سب حروف رخوہ ہیں۔ اور متوسط کا بیان ابھی آتا ہے۔ اور ہمس اور جہر کی طرح شدت اور رخوت بھی ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔ اور ان دونوں صفتوں کے درمیان ایک اور ہے۔

توسط۔ اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاوے ان کو متوسط اور بینیہ کہتے ہیں۔ مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ آواز اس میں نہ تو پوری طرح بند ہو اور نہ پوری جاری ہو۔ (حقیقۃ التجوید)

اور ایسے حرف پانچ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے لِنْ عُمَرُ اور اس توسط کو الگ صفت نہیں گنا جاتا۔ کیونکہ اس میں

---

۱ وجہ التسمیۃ بہ ان ھذہ الصفات فی الحروف تکون لخصوص المحل دون محل آخر ۱۲ منہ ۲ بالفتح رسکون آواز و آواز نرم ۱۲ زینہ ۳ ترجمہ شل ان سب میں ترجیب ادا و استعمیک ساکت شد ۱۲ منہ ۴ ترجمہ اش این ست کہ بایام تراکر تو ش روی کردی ۱۲ مسہر ۵ من قرب ۱۲ زینہ ۶ بالکسر شست شدن کما فی ص ۱۲ زینہ ۷ مسلہ متر سلہ کما فی ص ۱۲ زینہ ۸ ترجمہ اش این ست بزم شوائے عرم ۱۲ منہ ۹ یعنی وہ صفت لازمہ جو مشترۃ الصوت یا مستعلی فی المخرج حرفوں میں اضافہ کرنے والی ہو اور جن صفات لازمہ سے اتفاقاً نہ ہوان کو صفت لازمہ غیر ممیزہ کہتے ہیں ۱۲ ابن ضیاء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ شدت کچھ رخوت ہے۔ پس یہ ان دونوں سے الگ ہوئی۔ اور اس مقام پر ایک شبہ ہے وہ یہ کہ حرف تا اور کاف کو مہموسہ میں سے بھی شمار کیا ہے۔ حالانکہ ان میں آواز بند ہو جاتی ہے اور اسی واسطے ان کو شدیدہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں حرفوں میں جس ضعیف ہے اور شدت قوی ہے سو شدت کے قوی ہونے سے تو آواز بند ہو جاتی ہے لیکن کسی قدر جس ہونے سے بعد بند ہونے کے کچھ تھوڑا سا سانس بھی جاری ہوتا ہے مگر اس سانس کے جاری ہونے میں یہ احتیاط رکھنی چاہیئے کہ آواز جاری نہ ہو کیونکہ اگر آواز جاری کی جاوے گی تو کاف و تا شدیدہ نہ رہیں گے بلکہ رخوہ ہو جاویں گے اور دوسرے اس میں ہا کی آواز پیدا ہو کر غلط ہو جاویگا۔

(۵) استعلاء اور جن حرفوں میں یہ صفت پائی جاوے ان کو مستعلیہ کہتے ہیں۔ اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت ہمیشہ جڑ زبان کی اوپر کے تالو کی طرف اٹھ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حرف موٹے ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے حروف سات ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ۔

(۶) استفال، اور جن حرفوں میں یہ صفات پائی جاویں ان کو مستفلہ کہتے ہیں۔ اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرنے کے وقت زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف نہیں اٹھتی۔ جس کی وجہ سے یہ حروف باریک رہتے ہیں۔ اور مستعلیہ کے سوا باقی سب حروف مستفلہ ہیں۔ اور یہ دونوں صفتیں استعلاء اور استفال بھی ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔

(۷) اطباق، اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاوے ان کو مطبقہ کہتے ہیں۔ اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرنے کے وقت زبان کا بیچ اوپر کے تالو سے ملصق ہو جاتا ہے۔ یعنی لپٹ جاتا ہے۔ اور ایسے حروف چار ہیں۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔

---

۱ فی جید المقل اما الشدید المہموس حرفان الکاف والتاء رفیدہ صوتہما بالکلیۃ بل لنفسہما ایضا لان حقیقۃ الصوت ہی النفس ثم یقفع محرجہما جہاد یجری فیہما نفس کثیر مع صوت ضعیف لحصول الجہس وہو المراد فی ان والجہس فی زمان آخر وادنی حقیقۃ التجوید فالجہس فی زمان بعد ان ادہما وہم ایاب تحریر غیلۃ الالباب آ ۱۲ منہ ۲ بعض لوگ کاف و تا میں سانس کے جاری ہونے میں اس قدر مبالغہ و غلو کرتے ہیں کہ صفت شدت زائل ہو کر ہا ہوز کی آواز پیدا ہو جاتی ہے اور کاف و تا مخلوط بالہا ہو جاتے ہیں۔ اَنْتَ کو اَنْتَہْ اور تَقْتُلُ کو تَقْتُلُہْ اور کَانَا کو کَہَانَا اور ذِکْرَکَ کو ذِکْرَکَہْ کہتے پڑھتے ہیں۔ اور یہ سراسر غلط اور بے اصل اور تمام کتب تجوید و قرأت اور اہل تحقیق قراء کے خلاف ہے۔ بلکہ کتاب النشر علامہ جزری اور منح الفکریۃ ملا علی قاری اور تحفہ نذریہ حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی سے اس کی تردید و تغلیط ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی مفصل تحقیق میں مع جوابات شبہات و توجیہ و مطلب عبارت جہد المقل رسالہ ضیاء الشمس فی ادا الجہس مؤلفہ احقر میں مع تصدیق حضرت مولانا تھانوی مدظلہم و دیگر اساتذہ فن مذکور ہے فانظر فیہا ان شئت آ محمد یامین عفی عنہ ۳ ترجمہ اس ان سے کو دکار کا نشک وقت حوارت تعلیم ہاش ۱۲ منہ وحص بالضم ولشدید صاد خانہ نے کمانی م ۱۲ زینۃ الفرقان ۴ بالفتح تنگ کردن کمانی م۔ فہو مصدر بمعنی اسم مفعول ۱۲ زینۃ الفرقان ۵ بالکسر ظرف من القبط لنجر ما مقیم بودن بجائے من ضرب کمانی ضرح ۱۲ زینۃ الفرقان۔ ۶ نقیض استلاء کمانی تاج المصادر و استلاء بلند شدن و جا ر متعدیا ایضا کمانی من وفی شرح الجزریۃ للانخفاض ۱۲ زینۃ ۷ بکسر با و فتح آں کمانی فولاد الوصول وذکر فی الصراح الثانی فقط و ملصق بفتح صاد و بکسر آں لازم و متعدی آمدہ کمانی اللغۃ ۱۲ زینۃ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) انفتاح ۔ اور جن حروف میں یہ صفت ہو اُن کو منفتح کہتے ہیں ۔ اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرنے کے وقت زبان کا بیچ اوپر کے تالو سے جُدا رہتا ہے ۔ خواہ زبان کی جڑ تالو سے لگ جاوے جیسے قاف میں لگ جاتی ہے ۔ خواہ نہ لگے (جہد المقل مع الشرح) اور مطبقہ کے سوا سب حروف منفتح ہیں ۔ اور یہ دونوں صفتیں اطباق و انفتاح بھی ایک دوسرے کے مقابل ہیں ۔

(۹) اذلاق [1] ۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاوے ان کو مذلقہ [2] کہتے ہیں ۔ اور مطلب [3] اس صفت کا یہ ہے کہ یہ حروف زبان اور ہونٹ کے کنارہ سے بہت سہولت کے ساتھ جلدی سے ادا ہوتے ہیں ۔ اور ایسے حروف چھ ہیں ۔ جن کا مجموعہ یہ ہے فَرَّ مِنْ لُبٍّ [4] یعنی اُن میں جو حروف شفویہ ہیں وہ ہونٹ کے کنارہ سے ادا ہوتے ہیں ۔ اور شفویہ کا مطلب مخرج نمبر ۱۶ میں گزرا ہے اور جو شفویہ نہیں وہ زبان کے کنارے سے ادا ہوتے ہیں (درۃ الفرید للشیخ الدہلوی)

(۱۰) اصمات [5] ۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاوے ان کو مصمت [6] کہتے ہیں ۔ اور مطلب اس صفت کا یہ [7] ہے کہ یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہوتے ہیں ۔ آسانی اور جلدی سے ادا نہیں ہوتے ۔ اور مذلقہ کے سوا سب حروف مصمتہ ہیں ۔ اور یہ دونوں صفتیں اذلاق و اصمات بھی ایک دوسرے کے مقابل ہیں ۔ ان دس صفات کو صفات متضادہ کہتے ہیں ۔ کیونکہ ایک دوسرے کی ضد یعنی مقابل ہے ۔ جیسا کہ اوپر بتلا آیا ہوں ۔ آگے جو صفات آتی ہیں وہ غیر متضاد کہلاتی ہیں ۔ اور جاننا چاہیئے کہ صفات متضادہ سے تو کوئی حرف بچا ہوا نہیں رہتا ۔ بلکہ جتنے حروف ہیں ہر حرف پر مقابل والے صفتوں میں سے کوئی نہ کوئی صفت صادق آوے گی ۔ اور صفات غیر متضادہ بعض حروف میں ہوں گی بعض میں نہ ہوں گی ۔ اور وہ صفات غیر متضادہ یہ ہیں ۔

(۱۱) صفیر ۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاوے اُن کو صفیریہ کہتے ہیں ۔ اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ اُن کے ادا کے وقت ایک آواز تیز مثل سیٹی کے نکلتی ہے اور ایسے حروف تین ہیں ۔ ص ۔ ز ۔ س ۔

---

[1] والاذلاق فی اللغۃ القطرت ۱۲ منہ [2] مذلقہ اسم المفعول ۱۲ زینۃ [3] ذلاقت لغت میں عبارت ہے فصاحت اور خفت کلام سے اور چونکہ یہ حروف مبنی اور سرعت سے ادا ہوتے ہیں اس لئے اس کو مذلقہ کہا جاتا ہے کما فی الصراح وغیرہ ۱۲ زینۃ [4] ترجمہ این ست گریخت از عقل ۱۲ منہ [5] فی حقیقۃ التجوید الاصمات لغۃ المنع مطلقا و اصطلاحا امتناع الکلمۃ الرباعیۃ والخماسیۃ من غیر حرف من المذلقۃ فالعجم عجمی اسم للذہب ولیس بعربی ۱۲ منہ [6] بفتح میم ثانی کذا فی نوادر الوصول ۱۲ زینۃ [7] مصمت لغت میں بے خوف چیز کو کہتے ہیں پس لامحالہ وہ ثقیل ہوگی ۔ اور یہ حروف بہ نسبت ذلقیہ کے ثقیل ہیں ۔ کما فی نوادر الوصول اور باعتبار مضادت مذلقہ یہ قول مناسب ہے ۱۲ زینۃ ۔

اللّٰھم اغفر لکاتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) قلقلہ۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاوے ان کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔ اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ حالت سکون میں ادا کے وقت مخرج کو حرکت ہو جاتی ہے۔ اور ایسے حروف پانچ ہیں جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍّ ہے۔

(۱۳) لین[۴]۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاوے اُن کو حروف لین کہتے ہیں۔ اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ ان کو مخرج سے ایسی نرمی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی ان پر مدد کرنا چاہے تو کر سکے۔ اور ایسے حروف دو ہیں واؤ ساکن، اور یائے ساکن جبکہ ان سے پہلے والے حرف پر فتحہ یعنی زبر ہو جیسے خَوْفٌ صَيْفٌ۔

(۱۴) انحراف۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاوے اُن کو منحرفہ کہتے ہیں۔ اور وہ دو حرف ہیں۔ لام اور را اور مطلب اس صفت کا یہ ہے کہ ان کے ادا کے وقت لام میں تو زبان کے کنارہ کی طرف اور را میں کچھ زبان کی پشت کی طرف اور کچھ لام کے موقع کی طرف میلان پایا جاوے (درۃ الفرید)

(۱۵) تکریر۔ اور یہ صفت صرف را میں پائی جاتی ہے۔ اور مطلب اس کا یہ ہے کہ چونکہ اس کے ادا کرنے کے وقت زبان میں ایک رعشہ یعنی لرزہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت آواز میں تکرار کی مشابہت ہو جاتی ہے۔ اور یہ مطلب نہیں اس میں تکرار ظاہر کیا جاوے۔ بلکہ اس سے بچنا چاہئے۔ اگرچہ اس پر تشدید بھی ہو۔ کیونکہ وہ پھر بھی ایک ہی حرف ہے۔ کئی حرف تو نہیں ہیں۔ (درۃ الفرید ملخصاً)

(۱۶) تفشی[۵]۔ اور یہ صفت صرف شین کی ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اس کی ادا میں آواز منہ کے اندر پھیل جاتی ہے۔ (درۃ الفرید)

(۱۷) استطالت[۶]۔ اور یہ صفت صرف ضاد کی ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اس کے ادا میں شروع مخرج سے آخر تک یعنی حافہ زبان کے شروع سے حافہ زبان کے آخر تک آواز کو امتداد رہتا ہے۔ یعنی اس کا مخرج جتنا طویل ہے پورے مخرج میں آواز جاری رہنے سے آواز بھی طویل ہو جاتی ہے۔ (جہد المقل)

---

[۱] وبلغت عبارت کسست از جنبش وحرکت کذا فی لوامع الوصول ۱۲ زبدۃ [۲] مجموعہ ان کا اس شعر میں ہے ؎ بارو تیم وتار و دال وقاف کو ؎ جب ہوں ساکن قلقلہ کر کے پڑھو ۱۲ منہ [۳] یعنی علامہ زبدگی ۱۲ منہ [۴] بالکسر قری اصد خشونت ۱۲ زبدۃ [۵] بولغۃ الانقیاب کذا فی شرح الجزریہ ۱۲ زبدۃ [۶] دراز شدن کما فی م ۱۲ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(فائدہ ۱) اگر کسی کو شبہ ہو کہ یہ سات صفت جو اخیر کی ہیں جن حروف میں یہ صفات نہ ہوں ان میں ان کی ضد ضرور ہوگی۔ مثلاً ض میں استطالت ہے تو باقی سب حروف میں عدم استطالت ہوگی۔ تو یہ دونوں ضد مل کر بھی سب کو شامل ہو گئیں۔ پھر صفات متضادہ وغیر متضادہ میں کیا فرق رہا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ تو صحیح ہے مگر صفات متضادہ میں ہر صفت کی ضد کا کچھ نہ کچھ نام بھی تھا۔ اور ان دونوں ناموں میں سے ہر حرف پر کوئی نہ کوئی صادق آتا تھا۔ اور چونکہ یہاں ضد کا نام نہیں۔ اس لئے اس ضد کے صادق آنے کا اعتبار نہیں کیا گیا۔ دونوں صفات میں یہ فرق ہوا۔

(فائدہ ۲) محض مخارج وصفات حروف کے دیکھ کر اپنے ادا کے صحیح ہونے کا یقین نہ کر بیٹھے۔ اس میں ماہر مشاق استاد کی ضرورت ہے۔ البتہ جب تک ایسا استاد میسر نہ ہو بالکل کورا ہونے سے کتابوں ہی سے کام چلانا غنیمت ہے۔

(فائدہ ۳) اس لمعہ کے شروع میں صفت لازمہ ذاتیہ کی تعریف میں لکھا گیا ہے اگر وہ صفت ادا نہ ہو تو وہ حرف ہی نہ رہے۔ یہ حرف نہ رہنا کئی طرح ہے۔ ایک یہ کہ دوسرا حرف ہو جاوے ایک یہ کہ رہے تو وہی مگر اس میں کچھ کمی اور نقصان آجاوے۔ ایک یہ کہ وہ کوئی عربی حرف نہ رہے۔ کوئی حرف مخترع ہو جاوے اور یہی حال ہے صحیح مخارج سے نہ نکالنے کا کہ کبھی دوسرا حرف ہو جاتا ہے کبھی اس حرف میں کچھ کمی ہو جاتی ہے کبھی بالکل ہی حرف مخترع بن جاتا ہے چونکہ ایسی غلطی سے بعض دفعہ نماز جاتی رہتی ہے اس لئے اگر ایسی غلطی ہو جاوے تو خاص اس موقع سے اطلاع دے کر کسی معتبر عالم سے مسئلہ پوچھ لینا ضروری ہے۔ اسی طرح زبر زیر یا گھٹاؤ بڑھاؤ کی غلطیوں کا یہی حکم ہے۔ جس کی مثالیں دوسرے لمعہ میں مذکور ہیں ان کو بھی کسی عالم سے پوچھ لیا کریں۔

(فائدہ ۴) حروف کے مخارج اور صفات لازمہ میں کوتاہی ہونے سے جو غلطیاں ہوتی ہیں۔ فن تجوید کا اصلی مقصد ان ہی غلطیوں سے بچنا ہے۔ اسی واسطے مخارج اور صفات کا بیان سب قاعدوں سے مقدم کیا گیا ہے۔ اب آگے جو صفات محسنہ کے متعلق قاعدے آویں گے وہ اس مقصود مذکور سے دوسرے درجہ پر ہیں۔ لیکن اب عام طور سے ان دوسرے درجہ کے قاعدوں کی رعایت اس اصلی مقصود سے زیادہ کی جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان قاعدوں سے نغمہ خوشنما ہو جاتا ہے اور لوگ نغمہ ہی کا زیادہ خیال کرتے ہیں اور مخارج وصفات لازمہ کو نغمہ میں کوئی دخل نہیں اس لئے اس کی طرف توجہ کم کرتے ہیں۔

(فائدہ ۵) جس طرح یہ بے پروائی کی بات ہے کہ تجوید میں کوشش نہ کرے اسی طرح یہ بھی زیادتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہ تھوڑے سے قاعدے یاد کر کے اپنے کو کامل سمجھنے لگے اور دوسروں کو حقیر اور ان کی نماز کو فاسد جاننے لگے یا کسی کے پیچھے نماز ہی نہ پڑھے محقق عالموں نے عام مسلمانوں کے گنہ گار ہونے کا اور ان کی نمازوں کے درست نہ ہونے کا حکم نہیں کیا۔ اس میں اعتدال کا درجہ قائم کرنا ان علماء کا کام ہے جو قرأت کو ضروری قرار دینے کے ساتھ فقہ اور حدیث پر نظر رکھتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تحقیق دوسرے لمعہ میں دیکھ لو۔

صفات محسنہ مجلیہ کے بیان میں

چھٹا لمعہ۔ جاننا چاہئے کہ یہ صفات سب حرفوں میں نہیں ہوتیں۔ صرف آٹھ حرف ہیں جن میں مختلف حالتوں میں مختلف صفات کی رعایت ہوتی ہے۔ وہ حروف یہ ہیں ل۔ ذ۔ م ساکن و مشدد نّ ساکن و مشدد اور نون ساکن میں تنوین بھی داخل ہے۔ کیونکہ وہ اگرچہ لکھنے میں نون نہیں ہے مگر پڑھنے میں نون ہے جیسے بٌ پر اگر دو زبر پڑھو تو ایسا ہوگا جیسے بَنْ پڑھو۔ ا جس سے پہلے ہمیشہ زبر ہی ہوتا ہے۔ وْ ساکن جبکہ اس سے پہلے پیش یا زبر ہو ی ساکن جبکہ اس سے پہلے زیر یا زیر ہو۔ دیکھو لمعہ ۱۱ مخرج ۱ ۲ اور ہمزہ کی حقیقت مخرج اوّل میں بیان کی گئی ہے۔ پھر دیکھ لو اور ان حرفوں میں جو ایسی صفات ہوتی ہیں ان میں بعضی صفات تو خود استاد کے پڑھانے ہی سے ادا ہو جاتی ہیں۔ اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں مثلاً الف اور واو اور یا اور ہمزہ کا کہیں ثابت رہنا اور کہیں حذف ہو جانا صرف ان صفات کو بیان کیا جاتا ہے جو پڑھانے سے سمجھ میں نہیں آتیں خود ارادہ کرنا پڑتا ہے۔ جیسے پُر پڑھنا اور باریک پڑھنا۔ اور غنہ کرنا یا نہ کرنا اور مد کرنا یا نہ کرنا۔ اب ان آٹھوں حرفوں کے قاعدے الگ الگ مذکور ہوتے ہیں۔

لام کے قاعدوں میں

ساتواں لمعہ۔ لفظ اللہ کا جو لام ہے اس سے پہلے اگر زبر و الف پیش والا حرف ہو تو اس لام کو پُر کر کے پڑھیں گے جیسے اَدَاءُ اللّٰہِ۔ رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ اور اس پُر کرنے کو تفخیم کہتے ہیں۔ اور اگر اس سے پہلے زیر والا حرف ہو۔ تو اس لام کو باریک پڑھیں گے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ اور اس باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔ اور لفظ اللہ کے سوا جتنے لام ہیں سب باریک پڑھے جاویں گے جیسے مَالَہُمْ اور کُلَّمَا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تنبیہ) اَللّٰھُمَّ میں بھی یہی قاعدہ ہے جو اَللّٰہُ میں ہے کیوں کہ اس کے اوّل میں بھی لفظ اَللّٰہُ ہے۔

۹۵۶ / ۱۷۰

راء کے قاعدوں میں

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں لمعہ۔ (قاعدہ ۱) اگر راء پر زبر یا پیش ہو اس راء کو تفخیم سے یعنی پر پڑھیں گے۔ جیسے رَبَّكَ وَرُبَمَا اگر راء پر زیر ہو تو اس کو ترقیق سے یعنی باریک پڑھیں گے جیسے رِجَالٌ۔

(تنبیہ) راءِ مشدد بھی ایک راء ہے پس خود اس کی حرکت کا اعتبار کر کے اس کو پر یا باریک پڑھیں گے جیسے بِسِرٍّ کی راء کو پڑھیں گے اور دُرِّیٌّ کی راء کو باریک اور اس کو اگلے قاعدہ ۲ میں داخل نہ کہیں گے جیسے بعضے ناواقف اس کو دو راء سمجھتے ہیں پہلی ساکن اور دوسری متحرک یہ غلطی ہے۔

(قاعدہ ۲) اور اگر راء ساکن ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھو کہ اس پر کیا حرکت ہے اگر زبر یا پیش ہو تو اس راء کو پڑھیں گے جیسے بَرْقٌ يَذَّكَّرُونَ اور اگر زیر ہے تو اس راء کو باریک پڑھیں گے۔ جیسے اَنْذِرْهُمْ لیکن ایسی راء کے باریک ہونے کی تین شرطیں ہیں۔ ایک شرط یہ ہے کہ یہ کسرہ اصلی ہو عارضی نہ ہو کیونکہ اگر عارضی ہوگا تو پھر یہ راء باریک نہ ہوگی جیسے اِرْجِعُوْا دیکھو راء ساکن بھی ہے اور اس سے پہلے حرف یعنی ہمزہ پر زیر بھی ہے مگر چونکہ یہ زیر عارضی ہے اس لئے اس راء کو پڑھیں گے لیکن بدون عربی پڑھے ہوئے سے اس کی پہچان نہیں ہو سکتی کہ کسرہ یعنی زیر اصلی کہاں ہے اور عارضی کہاں ہے جہاں جہاں شبہ ہو کسی عربی پڑھے ہوئے سے پوچھ کر اس قاعدے پر عمل کرے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ یہ کسرہ اور یہ راء دونوں ایک کلمہ میں ہوں اگر دو کلمے میں ہوں گے تو بھی راء باریک نہ ہوگی جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ اَمْ ارْتَابُوْا (درۃ الفریدہ)

اور اس شرط کا پہچاننا بہ نسبت پہلی شرط کے آسان ہے۔ کیونکہ کلموں کا ایک یا دو ہونا اکثر ہر شخص کو

---

۱ خواہ راء کا سکون اصلی ہو یا عارضی جیسے وَقْفٌ میں وقف کریں تو راء کا سکون عارضی ہوگا اور راء پر پڑھی جاوے گی کیونکہ اس کے ماقبل ضمہ ہے ۱۲ قاری سید محمد امین صاحب ۲ لارتفع تعذر الابتداء بالسکون ۱۲ منہ ۳ لان الاصل فی الراء التفخیم کما ان الاصل فی اللام الترقیق ۱۲ منہ ۴ وبعضہم عبر عن ہذا الشرط بان تکون الکسرۃ متصلۃ بالراء وبعضہم کجہد المقل بان تکون الکسرۃ متصلۃ بالراء فی کلمۃ واحدۃ وبعضہم کتفی بکون الکسرۃ غیر عارضۃ واحسن عبارات عن المعنون ۱۲ منہ ۵ وکسرۃ الیم عارضۃ ایضا لاجتماع الساکنین فتضم بدۃ الراء الشرطین ہذا والاول ۱۲ منہ ۶ والدلیل علیہا تادیۃ اہل اللسان لہذہ الحروف کذلک قالہ المؤلف العلام ۱۲ تزینۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہو جاتا ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس رار کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف نہ ہو۔ اگر ایسا ہوگا تو پھر رار کو پُر پڑھیں گے۔ اور ایسے حرف سات ہیں جن کا بیان پانچویں لمعہ کے ۵ میں آچکا ہے جیسے قِرطَاس۔ اِرصَادًا۔ فِرقَۃ۔ لَبِالمِرصَاد۔ ان سب میں رار کو پُر پڑھیں گے اور تمام قرآن میں اس قاعدے کے یہی چار لفظ پائے جاتے ہیں۔ اور ویسے بھی اس کا پہچاننا آسان ہے۔

(تنبیہ ۱) تیسری شرط کے موافق لفظ کُلُّ فِرقٍ کی رار میں بھی تفخیم ہوگی لیکن چونکہ قاف پر بھی زیر ہے[۱] اس لئے بعضے قاریوں کے نزدیک اس میں ترقیق ہے۔ اور دونوں امر جائز ہیں۔

(تنبیہ ۲) تیسری شرط میں جو یہ لکھا ہے کہ اگر ایسی رار کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہوگا تو اس کو پُر پڑھیں گے تو اسی کلمہ کی قید اس لئے لگائی کہ دوسرے کلمہ میں حروف مستعلیہ کے ہونے کا اعتبار نہ کریں گے جیسے اَنذِر قَومَکَ۔ فَاصبِر صَبرًا۔ اس میں رار کو باریک ہی پڑھیں گے

(قاعدہ ۳) اور اگر رار ساکن سے پہلے والے حرف پر حرکت نہ ہو وہ بھی ساکن ہو۔ اور ایسا حالت[۲] وقف میں ہوتا ہے جیسا ابھی مثالوں میں دیکھو گے۔ تو پھر اس حرف سے پہلے والے حرف کو دیکھو اگر اس پر زبر یا پیش ہو تو رار کو پُر پڑھو جیسے لَیلَۃُ القَدرِ۔ بِکُمُ العُسرَ۔ کہ ان میں رار بھی ساکن اور دال اور سین بھی ساکن اور قاف پر زبر اور عین پر پیش ہے۔ اس لئے ان دونوں کلموں کی رار کو پُر پڑھیں گے۔ اور اگر اس پر زیر ہے تو رار کو باریک پڑھو جیسے ذِی الذِّکرِ۔ کہ رار بھی ساکن اور کاف بھی ساکن اور ذال پر زیر ہے۔ اس لئے اس رار کو باریک پڑھیں گے۔

(تنبیہ ۱) لیکن اس رار ساکن سے پہلے جو حرف ساکن ہے اگر یہ حرف ساکن ی ہو تو پھر ی سے پہلے والے حرف کو مت دیکھو بس رار کو ہر حال میں باریک پڑھو خواہ ی سے پہلے کچھ ہی حرکت ہو جیسے خَیرٌ مِّن اَلفِ شَھرٍ کہ ان دونوں رار کو باریک ہی پڑھیں گے۔

(تنبیہ ۲) اس قاعدہ ۲ کے موافق لفظ مِصرًا اور عَینَ القِطرِ پر جب وقف کیا جاوے تو رار کو باریک ہونا چاہئے مگر قاریوں[۳] نے ان دونوں لفظوں کی رار کو باریک اور پُر دونوں طرح پڑھا ہے اور اسی لئے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ خود رار پر جو حرکت ہو اس کا اعتبار کیا جاوے پس مِصرًا میں تفخیم اولیٰ ہے کہ رار پر زبر ہے اور القِطرِ میں ترقیق اولیٰ ہے کہ رار پر زیر ہے۔

(تنبیہ ۳) اس قاعدے ۳ کی بنا پر سورۃ والفجر میں اِذَا یَسرِ پر جب وقف ہو اس کی رار مفخم ہونا چاہئے

---

[۱] اور اس وجہ سے رار دو کسروں کے درمیان ہو کر ضعیف ہو گئی۔ پس ترقیق جائز رکھی گئی کما فی شرح الجزری ص ۱۲ منہ [۲] جبکہ وقف بالاسکان یا بالاشمام ہو ۱۲ قاری سید محمد رامپوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ [۳] بطریق جزری ص ۱۲ ابن ضیاء عفی عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن بعضے قاریوں نے اس کے باریک[1] پڑھنے کو اولیٰ لکھا ہے۔ مگر یہ روایت ضعیف ہے۔ اس لئے اس را کو قاعدہ مذکورہ کے موافق پُر ہی پڑھنا چاہئے۔

(قاعدہ ۴) را کے بعد ایک جگہ قرآن مجید میں امالہ[2] ہے تو را کی اس حرکت کو زیر سمجھ کر را کو باریک پڑھیں اور وہ جگہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيهَا اس را کو ایسا پڑھیں گے جیسا لفظ قطرے کی را کو پڑھتے ہیں۔ امالہ اسی کو کہتے ہیں جس کو فارسی والے یائے مجہول کہتے ہیں۔ پس مَجْرِيهَا کی را کو باریک پڑھیں[3] گے۔

(قاعدہ ۵) جو را وقف کے سبب ساکن ہو تو ظاہر بات ہے کہ اس میں قاعدہ ۲ و ۳ کے موافق اس سے پہلے والے حرف کو اور کبھی اس سے پہلے والے حرف کو دیکھ کر اس را کو باریک یا پُر پڑھنا چاہئے تو اس میں اتنی بات اور سمجھو کہ یہ پہلے والے حرفوں کو دیکھنا اس وقت ہے جب کہ وقف میں اس را کو بالکل ساکن پڑھا جاوے۔ جیسا اکثر وقف کرنے کا عام طریقہ یہی ہے۔ لیکن وقف کا ایک اور طریقہ بھی ہے جس میں وہ حرف جس پر وقف کیا ہے بالکل ساکن نہیں کیا جاتا بلکہ اس پر جو حرکت ہو اس کو بھی بہت خفیف سا ادا کیا جاتا ہے اور اس کو رَوم کہتے ہیں۔ اور یہ صرف زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔ اس کا مفصل بیان لمعہ تیرہ[4] میں انشاء اللہ تعالیٰ آوے گا۔ سو یہاں یہ بتلانا منظور ہے کہ ایسی را پر رَوم کے ساتھ وقف کیا جاوے تو پھر پہلے والے حرف کو نہ دیکھیں گے بلکہ خود اس را پر جو حرکت ہو گی اس کے موافق پڑھیں گے یا باریک پڑھیں گے جیسے وَالْفَجْرِ پر اگر اس طرح سے وقف کریں تو را کو باریک پڑھیں۔ اور مُنْتَصِرْ پر اگر اس طرح وقف کریں تو را کو پُر پڑھیں[5]۔ لعہ

---

[1] لان اصله فيري فنقل الراء ليدل على الياء المحذوفة ۱۲ منه [2] هو في الاصل مجراها بالالف فاميلت ۱۲ منه [3] ولا ينظر الى انه في الاصل الف والراء مفتوحة وحكم هذه الراء التفخيم ۱۲ منه [4] کیونکہ را موقوف میں جب رَوم کیا جاوے گا تو اس کی حرکت میں اتنا ضعف ہو گا کہ صرف قریب والا سنے گا۔ لہٰذا جیسی حرکت ظاہر ہو گی ویسی ہی را پڑھی جاوے گی ۱۲۔ ابن ضیاء عفی عنہ [5] کیونکہ قراء محققین مثل علامہ جزری و شاطبی اور شرح مقدمۃ الجزریہ والشاطبیہ و جہد المقل وغیرہ سے اس کی ترقیق ثابت نہیں ہے۔ بلکہ غیث النفع میں اس کے پُر ہی پڑھے جانے کی تصریح ہے۔ حیث قال ومن وقف بغير ياء فحكم الراء الرا اور یہی قاعدہ علامہ شاطبی وغیرہ کے موافق ہے ۱۲ محمد امین عفی عنہ [6] دراصل یائے مجہول ہوتی نہیں اس لئے کہ یائے مجہول ہونے کے لئے کلمے میں یا مدہ ہونا شرط ہے۔ اور کلمہ مجریہا میں الف ہے اس کو یا کی طرف مائل کیا جاتا ہے ۱۲۔ ابن ضیاء عفی عنہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میم ساکن اور مشدّد کے قاعدوں میں

نوال لمعہ (قاعدہ ۱) میم اگر مشدّد ہو اس میں غنّہ ضروری ہے۔ اور غنّہ کہتے ہیں ناک میں آواز لے جانے کو جیسے نَمَّا اور اس حالت میں اس کو حرف غنّہ کہتے ہیں۔

(قاعدہ) غنّہ کی مقدار ایک الف ہے۔ اور الف کی مقدار دریافت کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کھلی ہوئی انگلی کو بند کرلے یا بند انگلی کو کھول لے اور یہ محض ایک اندازہ ہے۔ باقی اصل دارو مدار استاد مشاق سے سُننے پر ہے۔

(قاعدہ ۲) میم اگر ساکن ہو تو اس کے بعد دیکھنا چاہئے کیا حرف ہے اگر اس کے بعد بھی میم ہے تو وہاں ادغام ہوگا یعنی دونوں میمیں ایک ہو جاویں گی اور مثل ایک میم مشدد کے اس میں غنہ ہوگا۔ (حقیقۃ التجوید) جیسے اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۙ اور اس کو ادغام صغیر مثلین کہتے ہیں اور اگر میم ساکن کے بعد بار ہے تو وہاں غنہ کے ساتھ اخفار ہوگا اور اس اخفار کا مطلب یہ ہے کہ اس میم کو ادا کرنے کے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی کے حصّہ کو بہت نرمی کے ساتھ ساتھ ملا کر غنّہ کی صفت کو بقدر ایک الف بڑھا کر خیشوم سے ادا کیا جاوے اور پھر اس کے بعد ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی دونوں ہونٹوں کے تری کے حصّہ کو سختی کے ساتھ ملا کر باء کو ادا کیا جاوے (جہد المقل) جیسے مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ اور اس کو اخفار شفوی کہتے ہیں۔ اور اگر میم ساکن کے بعد میم اور بار کے سوا اور کوئی حرف ہو تو وہاں میم کا اظہار ہوگا۔ یعنی اپنے مخرج سے بلا غنّہ ظاہر کی جاوے گی۔ جیسے اَنْعَمْتَ اور اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

(تنبیہ) بعضے حفّاظ اس اخفار و اظہار میں باء اور واؤ اور فا کا ایک ہی قاعدہ سمجھتے ہیں۔ اور اس قاعدہ کا نام لوف کا قاعدہ رکھا ہے۔ یعنی بعضے تو تینوں میں اخفار کرتے ہیں۔ اور بعضے تینوں میں اظہار کرتے ہیں۔ اور بعضے ان حرفوں کے پاس میم ساکن کو ایک گونہ حرکت دیتے ہیں۔ جیسے عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ يُمِدُّهُمْ فِيْ یہ سب خلاف قاعدہ ہے۔ پہلا اور تیسرا قول تو بالکل ہی غلط ہے اور دوسرا قول ضعیف ہے۔ (درۃ الفرید)

* * * * *

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نون ساکن اور مشدد کے قاعدوں میں

دسواں لمعہ:۔ اور چھٹے لمعہ کے شروع میں لکھ چکا ہوں کہ تنوین بھی نون ساکن میں داخل ہے۔ وہاں پھر دیکھ لو مگر ان قاعدوں میں نون ساکن کے ساتھ تنوین کا نام بھی آسانی کے لئے دیا جاوے گا۔

(قاعدہ ۱) نون اگر مشدد ہو تو اس میں غنہ ضروری ہے۔ اور مثل میم مشدد کے اس کو بھی اس حالت میں حرف غنہ کہیں گے۔ نویں لمعہ کا پہلا قاعدہ پھر دیکھو۔

(قاعدہ ۲) نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف حلق میں سے کوئی حرف آوے تو وہاں نون کا اظہار کریں گے یعنی ناک میں آواز نہ لے جاویں گے۔ اور غنہ بھی نہ کریں گے جیسے اَنْعَمْتَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ وغیرہ اور اس اظہار کو اظہار حلقی کہتے ہیں۔ اور حروف حلقیہ چھ ہیں جو اس شعر میں جمع ہیں ؎

حرف حلقی چھ سمجھ اے نور عین ہمزہ ہاؤ حاؤ خاؤ عین غین

چوتھے لمعہ میں مخرج ۱ و ۲ و ۳ کو پھر دیکھ لو۔ اور اظہار کا مطلب نویں لمعہ کے دوسرے قاعدہ میں پھر دیکھ لو۔

(قاعدہ ۳) نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر ان چھ حرفوں میں سے کوئی حرف آوے جس کا مجموعہ یَرْمَلُوْنَ ہے تو وہاں ادغام ہوگا یعنی نون اس کے بعد والے حرف سے بدل کر دونوں ایک ہو جاویں گے جیسے مِنْ لَّدُنْهُ دیکھو نون کو لام بنا کر دونوں لام کو ایک کر دیا چنانچہ پڑھنے میں صرف لام آتا ہے۔ اگرچہ لکھنے میں نون بھی باقی ہے۔ مگر ان چھ حرفوں میں اتنا فرق ہے کہ ان میں سے چار حرفوں میں تو غنہ بھی رہتا ہے۔ اور یہ غنہ مثل نون مشدد کے بڑھا کر پڑھا جاتا ہے کہ ان چاروں کا مجموعہ ہے یَنْمُوْ جیسے مَنْ يَّقُوْلُ۔ بَرْقٌ يَّجْعَلُوْنَ وغیر ذلک اور اس کو ادغام مع الغنہ کہتے ہیں۔ اور دو جو رہ گئے یعنی ر۔ ل۔ ان میں غنہ نہیں ہوتا جیسے مِنْ لَّدُنْهُ مثال اوپر گزری ہے۔ اس میں ناک میں ذرا بھی آواز نہیں جاتی۔ خالص لام کی طرح پڑھتے ہیں۔ اور اس کو ادغام بلا غنہ کہتے ہیں۔ اور نویں لمعہ کے قاعدہ ۱ و ۲ میں غنہ و ادغام کے معنی پھر دیکھ لو۔ مگر اس ادغام کی ایک شرط یہ ہے کہ یہ نون اور یہ حرف ایک کلمہ میں نہ ہوں ورنہ ادغام نہ کریں گے بلکہ اظہار کریں گے جیسے قِنْوَانٌ۔ صِنْوَانٌ۔ بُنْيَانٌ۔ اور تمام قرآن میں اس قاعدہ کے یہی چار لفظ پائے گئے ہیں۔ اور ان میں جو اظہار ہوتا ہے اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔

لہ ترجمہ: اس سے خوامش می کنند آں چیزہا مردوں را ۱۲ منہ ۔ لہ ترجمہ: اش این است نمونہ یا بدآں یک مرد را ۱۲ منہ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قاعدہ ۴) نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حرف باء آوے تو اس نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھیں گے جیسے مِنْ بَعْدِ - سَمِيعٌ بَصِيرٌ اور بعضے قرآنوں میں آسانی کے لئے ایسے نون وتنوین کے بعد ننھی سی میم بھی لکھ دیتے ہیں اس طرح مِنْ بَعْدِ اور اس بدلنے کو اقلاب اور قلب کہتے ہیں۔ اور اس میم کے اخفاء کا مطلب اور ادا کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو کہ اخفاء شفوی کا تھا۔ نویں لمعہ کا دوسرا قاعدہ پھر دیکھ لو۔

(قاعدہ ۵) نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر ان تیرہ[۱۳] حرفوں کے سوا جن کا ذکر قاعدہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ میں ہو چکا ہے اور کوئی حرف آوے تو وہاں نون اور تنوین کو اخفاء اور غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ اور وہ پندرہ[۱۵] حروف[۱] ہیں ت[۲] ث[۳] ج[۴] د[۵] ذ[۶] ز[۷] س[۸] ش[۹] ص[۱۰] ض[۱۱] ط[۱۲] ظ[۱۳] ف[۱۴] ق[۱۵]۔ اور الف کو اس لئے شمار نہیں کیا کہ وہ نون ساکن کے بعد نہیں آسکتا (درۃ الفریدیہ) اور اس اخفاء[۲] کا مطلب یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کو اس کے مخرج اصلی (کنارہ زبان اور تالو) سے علیحدہ رکھ کر اس کی آواز کو خیشوم میں چھپا کر اس طرح پڑھیں کہ نہ ادغام ہو نہ اظہار بلکہ دونوں کے درمیانی حالت ہو یعنی نہ تو اظہار کی طرح اس کے ادا میں سرے زبان تالو سے لگے۔ اور نہ ادغام کی طرح بعد والے حرف کے مخرج سے نکلے بلکہ بدون دخل زبان کے اور بدون تشدید کے صرف خیشوم سے غنہ کی صفت کو بقدر ایک الف کے باقی رکھ کر ادا کیا جاوے۔ اور جب تک اخفاء کی مشق کسی ماہر استاد سے میسر نہ ہو اس وقت تک صرف غنہ ہی کے ساتھ پڑھتا ہے۔ کہ دونوں سننے میں ایک دوسرے کے مشابہ ہی ہیں۔ أَنْذَرْتَهُمْ - قَوْمًا ظَلَمُوا وغیرہ۔ مگر پھر بھی آسانی کے لئے اس اخفاء کی ایک دو مثالیں اپنی بول چال کے لفظوں میں بتلائے دیتا

---

[۱] حروف اخفاء ان شعار یاد رہے ان کو یاد کر لو ۔ پندرہ حرفوں میں تم اخفاء کرو یہ مجھ سے سن لو ان کی تم تفصیل کرو ۔ تا ثا جیم و دال و ذال و زا ۔ سین شین و صاد و ضاد و طا و ظا ۔ فا و قاف ہیں یہ پندرہ ۔ اس کو اخفاء حقیقی بے نکھا ۔ محمد عبداللہ

[۲] فی حقیقۃ التجوید فالاخفاء حال بین الاظہار والادغام لا تشدید فیہ لانہ لیس فیہ ادغام کلی ولا جزئی وانما ھو بین لا تظہر النون الساکنۃ عند ھذہ الحروف والفرق بین الخفی والمدغم ان الخفی یخفف فی الرسم واللفظ ومخرجہ من الخیشوم ومخرج المدغم من المدغم فیہ الی آخر ما قال ص۲۳ ۱۲ منہ (۱) قولہ کلی ولا جزئی اھ یعنی یہاں ادغام التام والناقص ۱۲ محمد یامین

[۳] پس جو لوگ نون مخفی کے ادا کرنے میں زبان کی نوک کو تالو سے لگاتے ہیں ان سے اخفاء ادا نہیں ہوتا بلکہ وہ اخفاء کی جگہ اظہار کو اس کی مقدار معین سے بڑھا ہوا ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ ان کے بعد والے حرف کے مخرج سے لگاتے ہیں ان سے بھی اخفاء ادا نہیں ہوتا بلکہ وہ اخفاء کی ادغام مع الغنہ یعنی ادغام ناقص کرتے ہیں۔ فافہم وتامل ۱۲ محمد یامین غفرلہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ کچھ تو سمجھ میں آجاوے۔ وہ مثالیں یہ ہیں۔ کنواں۔ کنول، منہ، اونٹ، بانس، سینگ، دیکھو ان لفظوں میں نون نہ تو اپنے مخرج سے نکلا۔ اور نہ بعد والے حرف میں ہو گیا۔ اور اس نون کے اخفا کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔ اور نون کے اظہار کو جس کا بیان قاعدہ ۲ میں ہوا ہے اظہار حلقی کہتے ہیں۔ اور جس کا بیان قاعدہ ۱۰ میں ہوا ہے اظہار مطلق کہتے ہیں۔ جس طرح میم کے اخفاء و اظہار کو شفوی کہتے تھے۔ جس کا بیان نویں لمعہ قاعدہ ۲ میں گزرا ہے۔

الف اور واؤ اور یاء کے قاعدوں میں

گیارہواں لمعہ جبکہ یہ ساکن ہوں اور الف سے پہلے والے حرف پر زبر ہو اور واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو اور یاء ساکن سے پہلے زیر ہو۔ اور اس حالت میں انکا نام مدہ ہے دیکھو لمعہ ۴ مخرج ۱ اور کھڑا زبر اور کھڑا زیر اور الٹا پیش بھی حروف مدہ میں داخل ہے۔ کیونکہ کھڑا زبر الف مدہ کی آواز دیتا ہے۔ اور کھڑی زیر یائے مدہ کی اور الٹا پیش واؤ مدہ کی۔ اب ان قواعد کے بیان میں ہم فقط لفظ مدہ لکھیں گے ہر جگہ اتنے لمبے نام کون لکھے۔

(قاعدہ ۱) اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ ہو اور یہ حروف مدہ اور ہمزہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں وہاں اس مدہ کو بڑھا کر پڑھیں گے اور اس بڑھا کر پڑھنے کو مد کہتے ہیں جیسے سُوٓءَ سُوٓءَ۔ سِیٓئَتْ اور اس کا نام متصل ہے۔ اور اس کو مد واجب[1] بھی کہتے ہیں۔ اور مقدار اس کی تین الف یا چار الف ہے۔ اور الف کے اندازہ کرنے کا طریقہ نویں لمعہ کے قاعدہ ۱ کے قاعدہ میں لکھا گیا ہے۔ پس اس طریقہ کے موافق تین یا چار انگلیوں کو آگے پیچھے بند کر لینے سے یہ اندازہ حاصل ہو جاوے گا۔ مگر یہ مقدار اس مقدار کے علاوہ ہے جو حروف مدہ کی اصلی مقدار ہے۔ مثلاً جَآءَ میں اگر مد نہ ہوتا تو آخر الف کی بھی تو کچھ مقدار[2] ہے۔ سو اس مقدار کے علاوہ مد کرنے کی مقدار[3] ہو گی۔

(قاعدہ ۲) اگر حروف مدہ کے بعد ہمزہ ہو اور یہ حرف مدہ اور وہ ہمزہ ایک کلمہ میں نہ ہوں۔ بلکہ ایک کلمہ کے اخیر میں تو حرف مدہ ہو۔ اور دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ ہو۔ وہاں بھی اس مدہ کو بڑھا کر یعنی مد کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ۔ الَّذِيٓ اَطْعَمَهُمْ قَالُوٓا اٰمَنَّا۔ مگر یہ مد اس وقت ہو گا جب دونوں کلموں کو ملا کر پڑھیں۔ اور اگر کسی وجہ سے

---

[1] متصل بالزم جب لازم کل الاکثر یوجبہ ۱۲ محمد یا میں بھی ہے [2] ایک زبر کہ مد دار کرنے سے الف ہو جاتا ہے۔ جیسے قتل سے قال پس الف کی مقدار ایک زبر کی دو گنی ہے ۱۲ ابن ضیاء علی عفی عنہ الہادی [3] مثلاً چار الف والی مقدار میں ایک الف اصلی اور تین مزید ہے ۱۲ ابن ضیاء

www.KitaboSunnat.com

پہلے کلمہ پر وقف کر دیا تو پھر یہ مدنہ پڑھیں گے۔ اور اس مدّ کو مدّ منفصل اور مدّ جائز بھی کہتے ہیں۔ اور اس کی مقدار بھی تین یا چار الف[2] ہے۔ جیسے متصل کی تھی۔ ان دونوں کی الگ الگ کسی کو پہچان نہ ہو تو فکر نہ کریں۔ کیونکہ دونوں ایک ہی طرح پڑھے جاتے ہیں۔

(قاعدہ ۳) اگر ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون اصلی ہو یعنی اس پر وقف کرنے کے سبب سے سکون نہ ہوا ہو جیسے اٰلْئٰنَ اس میں اوّل حرف ہمزہ ہے۔ دوسرا حرف الف ہے اور وہ مدہ ہے اور تیسرا حرف لام ساکن ہے۔ اور اس کا ساکن ہونا ظاہر ہے کہ وقف کے سبب سے نہیں ہے۔ چنانچہ اس پر وقف نہ کریں تب بھی ساکن ہی پڑھیں گے تو ایسے مدہ پر بھی مد ہوتا ہے۔ اور اس کا نام مدّ لازم ہے۔ اور اس کی مقدار تین الف ہے۔ اور ایسے مد کو کلمی مخفف کہتے ہیں۔

(قاعدہ ۴) اگر ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد کوئی حرف مشدد ہو جیسے ضَآلِّيْنَ۔ اس میں الف تو مدہ ہے۔ اور اس کے بعد لام پر تشدید ہے۔ اس مدہ پر بھی مد ہوتا ہے اور اس کا نام بھی مدّ لازم ہے اور اس کی مقدار بھی تین الف ہے۔ اور ایسے مد کو کلمی مثقل کہتے ہیں۔

(قاعدہ ۵) بعض سورتوں کے اوّل میں جو بعضے حروف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں جیسے سورۂ بقر کے شروع میں الٓمّٓ الف لام میم۔ ان کو حروف مقطعہ کہتے ہیں۔ ان میں ایک تو خود الف ہے۔ اس کے متعلق تو یہاں کوئی قاعدہ نہیں۔ اور اس کے سوا جو اور حروف رہ گئے وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جن میں تین حرف ہیں۔ جیسے لام۔ میم۔ قاف۔ نون اور ایک وہ جن میں دو حرف ہیں طٰ حٰ۔ جن میں دو حرف ہیں ان کے متعلق بھی یہاں کوئی قاعدہ نہیں۔ اور جن میں تین حرف ہیں اُن پر مد ہوتا ہے۔ اس کو بھی مد لازم کہتے ہیں۔ اور اس کی مقدار بھی تین الف ہے۔ اور ایسے مد کو مد حرفی کہتے ہیں۔ پھر ان میں سے جن حروف مقطعہ کے اخیر حرف پر پڑھنے کے وقت تشدید ہے اُن کے مد کو مد حرفی مثقل کہتے ہیں۔ جیسے الٓمّٓ میں لام کو جب[3] میم کے ساتھ پڑھتے ہیں تو اس کے اخیر میں تشدید پیدا ہوتی ہے۔ اور جن میں تشدید نہیں ہے اُن کے مد کو مد حرفی مخفف کہتے ہیں جیسے الٓمٓ میں میم کے اخیر میں تشدید نہیں ہے۔

---

[1] تسلی بالجائز ان حصل الامنۃ لا بوجہ ۱۲ منہ [2] یہ بمقدار توسط کی ہے متصل اور منفصل میں نہ طول ہے نہ قصر ۱۲ ابن ضیاء [3] مد منفصل کی پہچان یہ ہے کہ حرف مدہ کے بعد جو ہمزہ ہو ہمزہ الف کی صورت میں مرسوم ہوگا بجز لیٹھولاء کے ۱۲ ابن ضیاء [4] ایسے موقع پر قرآن مجید میں سب جگہ لام میم کے ساتھ ہی پڑھا جاتا ہے پس یہ قید واقعی ہے نہ احترازی ۱۲ محمد یامین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تنبیہ ۱) تین حرفی مقطعات میں جن میں مد پڑھنا بتلایا گیا ہے۔ اکثر میں تو بیچ کا حرف مدہ ہی ہے۔ جس کے بعد کہیں تو حرف ساکن ہے۔ جیسے میم میں ی مدہ ہے۔ اور اس کے بعد میم ساکن ہے۔ اور کہیں حرف مشدّد ہے جیسے لام میں الف مدہ ہے۔ اور اس کے بعد میم مشدّد ہے۔ اور مدہ پر ایسے مواقع میں ہمیشہ مد ہوتا ہی ہے۔ تو ان میں تو مد ہونا عام قاعدہ کے موافق ہے۔ البتہ جن تین حرفی مقطعات میں بیچ کا حرف مدہ نہیں ہے جیسے کھیعص میں ع ہے وہاں مد ہونا اس عام قاعدے کے موافق نہیں ہے۔ اور اسی واسطے اگر مد نہ کریں تب بھی درست ہے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ مد کریں اور اس کو مد لازم لین کہتے ہیں۔

(تنبیہ ۲) جو حروف مقطعات اخیر میں ہیں ان پر مد اس وقت ہے جب اس پر وقف کریں اور اگر مابعد سے ملا کر پڑھیں[1] تو پھر مد کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے سورۂ آل عمران میں الٓمّٓ کے میم کو اگر اللہ سے ملا کر پڑھیں تو مد کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے۔

(قاعدہ ۶) اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون اصلی نہ ہو یعنی اس پر وقف کرنے کے سبب سکون ہو گیا ہو (اور یہ ساکن مقابل ہے اس ساکن کا جو قاعدہ ۳ کے شروع میں مذکور ہوا ہے) تو اس مدہ پر مد کرنا جائز ہے اور نہ کرنا بھی درست ہے لیکن کرنا بہتر ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھ کر اس کو مد وقفی اور مد عارض بھی کہتے ہیں۔ اور یہ مد تین الف کے برابر ہے اور اس کو طول بھی کہتے ہیں اور یہ بھی جائز ہے کہ دو الف کے برابر مد کریں اور اس کو توسط کہتے ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ بالکل مد نہ کریں۔ یعنی ایک ہی الف کے برابر پڑھیں کہ اس سے کم میں حرف ہی نہ رہے گا (آگے تنبیہ سوم دیکھو) اس کو قصر کہتے ہیں۔ اور اس میں افضل طول ہے پھر توسط پھر قصر۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ ان تینوں میں سے جو طریقہ اختیار کرو ختم تلاوت تک اسی کے موافق کرتے چلے جاؤ۔ ایسا نہ کرو کہ کہیں طول کہیں قصر کرنا یہ بدنما ہے۔ اور یہ مد بھی جائز کی ایک قسم ہے۔ اور جہاں خود مدہ پر وقف ہو وہاں یہ مد نہیں ہوتا جیسے بعضے لوگ غَفُوْرًا شَكُوْرًا پر وقف کر کے مد کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔

(تنبیہ ۱) مد عارض جس طرح مدہ پر جائز ہے اسی طرح لین پر بھی جائز ہے۔ یعنی واؤ ساکن جس سے پہلے زبر ہو اور یا ساکن جس سے پہلے زبر ہو (دیکھو لمعہ ۵ ۱۳ جیسے وَالصَّيْفِ

[1] جبکہ سکون لازم کے بعد پھر کوئی ساکن حرف آنے سے پہلا حرف ساکن متحرک ہو جائے ورنہ مابعد حرکت ہوتے ہوئے وصل میں بھی مد کرنا ضروری ہے ۱۲ ابن ضیاء ۱۲۔ ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر یا من خوف پر وقف کریں۔ اور جس طرح مد یعنی طول جائز ہے اسی طرح توسط اور قصر بھی مگر اس میں افضل قصر ہے۔ پھر توسط پھر طول اور اس مد کو مدِ عارضِ لین کہتے ہیں۔

(تنبیہ ۲) حرف لین کے متعلق ایک قاعدہ لمعہ ۱۱ قاعدہ ۵ تنبیہ ۱ میں بھی گزرا ہے دیکھ لو۔ کیونکہ وہاں حروف مقطعہ میں سے جو عین ہے اس کی یا حرف لین ہے۔

(تنبیہ ۳) یہاں تک جتنی قسمیں مد کی مذکور ہوئیں یہ سب مد فرعی کہلاتی ہیں۔ یعنی چونکہ اصل حرف سے زائد ہیں اور ایک مد اصلی ہے۔ اور اس کو ذاتی اور طبعی بھی کہتے ہیں یعنی الف اور واؤ اور یاء کی اتنی مقدار کہ اگر اس سے کم پڑھیں تو وہ حرف ہی نہ رہے۔ بلکہ زبر یا پیش یا زیر رہ جائے اور اس کے متعلق کوئی قاعدہ نہیں ہے۔

(قاعدہ ۷) یہ قاعدہ حرف مدہ میں سے صرف الف کے متعلق ہے وہ یہ کہ الف خود باریک پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے اگر کوئی حرف پُر ہو یعنی یا تو حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو جن کا بیان لمعہ ۵ صفت ۲ میں گزر چکا ہے یا حرف را ہو جو کہ مفتوح ہونے سے پُر ہو جاوے گی۔ یا پُر لام ہو جیسے لفظ اللہ کا لام ہے۔ جب کہ اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو ان صورتوں میں الف کو بھی موٹا پڑھیں گے۔

اور جاننا چاہئے کہ ان حرفوں کے پُر ہونے میں بھی تفاوت ہے۔ تو ویسا ہی تفاوت اس الف کے پُر ہونے میں بھی ہوگا جو ان حرفوں کے بعد آیا ہے۔ سو سب سے زیادہ تو اسم اللہ کا لام ہے۔ اس کے بعد طا۔ اس کے بعد صاد اور ضاد ان کے بعد ظا۔ اس کے بعد قاف اس کے بعد غین اور خا۔ ان کے بعد را۔ (حقیقۃ التجوید ص۲۹)

ہمزہ کے قاعدوں میں

بارھواں لمعہ ۔ اس کے بعضے قاعدے تو بدوں عربی پڑھے سمجھ میں نہیں آسکتے۔ اس لئے صرف دو

---

۱ مثل جم عسق کاف ہا یا عین اس کو مد لازم لین کہتے ہیں اس میں طول اولیٰ اور قصر ضعیف ہے ۱۲ ابن ضیاء ۲ نارونی ۱۲ آبادی ۳ جاننا چاہئے کہ واؤ مدہ کا بھی یہی حکم ہے جو یہاں یہ الف کا بیان کیا گیا ہے عند صاحب جہد المقل اور یہ بھی معمول بہ قرار کا ہے جیسے وَالظُّہْرِ میں واؤ ثانی پُر پڑھی جاتی ہے ۱۲ قاری مہر باہین ۴ وفیہا فاذا وقع بعدھا ای الحروف المفخمۃ الف فتحہ الالف لانہ تابع لما قبلہا بخلاف اختیہا فانہ اذا وقع بعدھا واو ویاء فلا یؤثر تفخیمہا فیہما الخ ۱۲ منہ ۔

www.KitaboSunnat.com

موقع کے قاعدے لکھ دیتا ہوں کہ سب قرآن پڑھنے والوں کو اس کی ضرورت ہے۔

(قاعدہ ۱) جو جیسویں سپارے کے ختم کے قریب ایک آیت میں یہ آیا ہے ءَاَعْجَمِیٌّ سو اس کا دوسرا ہمزہ ذرا زور کر کے پڑھو اس کو تسہیل کہتے ہیں۔

(قاعدہ ۲) سورۂ حجرات کے دوسرے رکوع میں یہ آیا ہے بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ۔ سو اس کو اس طرح پڑھو کہ بِئْسَ کے سین پر تو زبر پڑھو اور اس کے بعد کے کسی حرف سے نہ ملاؤ پھر لام جو اس کے بعد لکھا ہے اس کو زبر دے کر بعد کے سین سے ملا دو پھر میم کو اگلے لام سے ملا دو۔ خلاصہ یہ ہے کہ الاسم کے لام سے آگے پیچھے جو دو ہمزہ بشکل الف لکھے ہیں ان کو بالکل مت پڑھو۔

وقف کرنے یعنی کسی کلمہ پر ٹھہرنے کے قواعد میں

تیرھواں لمعہ۔ اصل فن تجوید تو مخارج اور صفات کی بحث ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ بقدر ضرورت اوپر لکھی گئی۔ باقی اور تین علم اس فن کی تکمیل ہیں۔ علم اوقاف، علم قرأت، علم رسم خط چنانچہ علم اوقاف کی ایک بحث[1] وقف کرنے کے قواعد ہیں۔

(قاعدہ ۱) جو شخص معنی نہ سمجھتا ہو اس کو چاہئے کہ انہیں مواقع پر وقف کرے جہاں قرآن میں نشان بنا ہوا ہے۔ بلا ضرورت بیچ میں نہ ٹھہرے، البتہ اگر بیچ میں سانس ٹوٹ جاوے تو مجبوری ہے۔ پھر اگر مجبوری سے ایسا ہو تو چاہئے کہ جس کلمہ پر ٹھہر گیا تھا اس سے یا اوپر سے پھر لوٹا کر اور مابعد سے ملا کر پڑھے۔ اور اس کا سمجھنا کہ اسی کلمہ سے پڑھوں یا اوپر سے بدوں معنی سمجھے ہوئے مشکل ہے۔ جب تک معنی سمجھنے کی لیاقت نہ ہو شبہ کے موقع میں کسی عالم سے پوچھ لے۔ اور ایسی مجبوری کے وقف میں ایک[2] اس کا خیال رہے کہ کلمہ کے بیچ میں وقف نہ کرے۔ بلکہ کلمہ کے ختم پر ٹھہرے۔ اور یہ بھی جان لو کہ وقف کرنا حرکت پر غلط ہے۔ جیسا اکثر لوگ کرتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص کا سانس سورۂ بقر کے شروع میں بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ کے کاف پر ٹوٹ گیا تو اس وقت کاف کو ساکن کر دینا چاہئے۔ زبر کے ساتھ وقف نہ کریں۔ اسی طرح جب سانس

---

[1] والبحث الاخر اقسام الوقف من الحسن والقبیح والتام وغیرہ (جزری المقل)

[2] اذکرہ کالبا قین لانہا لا تتعلق بالتجوید ۱۲ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑے وقف نہیں ہوتا۔ جیسا بعض لوگ آیت کے ختم پر ساکن حرف پڑھتے ہیں۔ اور بے سانس توڑے دوسری آیت شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بھی بے قاعدہ ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی مجبوری میں جو کسی کلمہ پر وقف کرو تو وہ کلمہ جس طرح لکھا ہے اسی کے موافق وقف کرو۔ اگرچہ وہ دوسری طرح پڑھا جاتا ہو۔ پڑھنے کے موافق وقف نہ کریں گے۔ مثلاً اَنَا میں جو الف نون کے بعد ہے وہ ویسے تو پڑھنے میں نہیں آتا۔ لیکن اگر اس کلمہ پر وقف کیا جاوے گا تو پھر اس الف کو بھی پڑھیں گے۔ اور پھر جب اس کلمہ کو توڑا دیں گے تو اس وقت چونکہ مابعد سے ملا کر پڑھیں گے۔ اس لئے یہ الف نہ پڑھا جاوے گا۔ ان باتوں کو خوب سمجھ لو اور یاد رکھو، اس میں بڑے بڑے حافظ غلطی کرتے ہیں۔

(تنبیہ) قاعدہ مذکورہ کے اخیر میں جو لکھا گیا ہے کہ وہ کلمہ جس طرح لکھا ہے اس کے موافق ٹھہرو۔ اس قاعدہ سے یہ الفاظ مستثنیٰ ہیں اَوْ یَعْفُوْا سورۂ بقر کے اکتیسویں رکوع میں اور اَنْ تَبُوْٓءَ سورۂ مائدہ کے پانچویں رکوع میں اور لِتَتْلُوْا سورۂ رعد کے چوتھے رکوع میں اور لَنْ نَّدْعُوَا سورۂ کہف کے دوسرے رکوع میں اور لِيَبْلُوَا سورۂ روم کے چوتھے رکوع میں اور لِيَبْلُوَا سورہ محمدؐ کے اول رکوع میں اور نَبْلُوَا سورۂ محمدؐ کے چوتھے رکوع میں اور ثَمُوْدَا چار جگہ سورۂ ہود سورۂ فرقان اور سورۂ عنکبوت اور سورہ نجم میں۔ اور دوسرا قَوَارِيْرَا سورۂ دہر کے پہلے رکوع میں۔ ان سب الفاظ میں الف کسی حال میں نہیں پڑھا جاتا۔ نہ وصل میں نہ وقف میں اور لفظ لٰكِنَّا خاص سورۂ کہف میں اور الظُّنُوْنَا اور الرَّسُوْلَا اور السَّبِيْلَا یہ تینوں سورۂ احزاب میں اور سَلَاسِلَا اور پہلا قَوَارِيْرَا یہ دونوں سورۂ دہر میں اور لفظ اَنَا جہاں کہیں آوے تمام قرآن میں۔ ان تمام لفظوں میں بحالت وصل الف نہیں پڑھا جاتا۔ اور حالت وقف میں الف پڑھا جاتا ہے۔ مگر خاص لفظ سَلَاسِلَا کو حالت وقف میں بدون الف پڑھنا بھی مروی ہے یعنی سَلَاسِلْ۔

(قاعدہ ۲۵) جس کلمہ پر وقف کیا ہے اگر وہ ساکن ہے تب تو اس میں کوئی بات بنلانے کی نہیں اور اگر وہ متحرک[1] ہے تو اس پر وقف کرنے کے تین طریقے ہیں۔ ایک تو یہی جو سب جانتے

[1] یعنی متحرک بحرکت اصلیہ کیونکہ جہاں حرکت عارضی ہو اس کا یہ حکم نہیں ہے جیسا کہ عنقریب قاعدہ ۲۵ میں آتا ہے ۱۲ محمد یامین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اس کو ساکن کر دیا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پر جو حرکت ہے اس کو بہت خفیف سا ظاہر کیا جاوے اس کو روم کہا جاتا ہے۔ اور انداز اس حرکت کا تہائی حصہ ہے۔ اور یہ زبر میں نہیں ہوتا ہے۔ صرف زیر اور پیش میں ہوتا ہے جیسے بسم اللہ کے ختم پر میم پر بہت ذرا سا زیر پڑھ دیا جاوے کہ جس کو بہت پاس والا سن سکے یا نَسْتَعِيْنُ کے نون پر ایسا ہی ذرا سا پیش پڑھ دیا جاوے اور رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے نون پر چونکہ زبر ہے یہاں ایسا نہ کریں گے۔ تیسرا طریقہ یہ کہ اس حرکت کا اشارہ صرف ہونٹوں سے کر دیا جاوے یعنی پڑھا بالکل نہ جاوے۔ بلکہ اس حرکت کے ظاہر پڑھنے کے وقت ہونٹ جس طرح بن جاتے ہیں اسی طرح ہونٹوں کو بنایا جاوے اور اس حرف کو بالکل ساکن ہی پڑھا جاوے۔ اور یہ اشمام کہلاتا ہے۔ اور اس کو پاس والا بھی نہیں سن سکتا۔ کیونکہ اس میں حرکت زبان سے ادا ہوئی نہیں البتہ آنکھوں والا پڑھنے والے کے ہونٹ دیکھ کر پہچان سکتا ہے کہ اس نے اشمام کیا ہے۔ اور اشمام صرف پیش میں ہوتا ہے۔ اور زبر زیر میں نہیں ہوتا۔ مثلاً نَسْتَعِيْنُ کے نون پر پیش ہے۔ اس پیش کو پڑھا تو بالکل نہیں نون کو بالکل ساکن پڑھا مگر ہونٹوں کو نون ادا کرنے کے وقت ایسا بنا دیا جیسا پیش پڑھنے کے وقت بن جاتے ہیں یعنی ذرا چونچ سی بنا دی۔

(قاعدہ ۳) جس کلمہ کے آخر میں تنوین ہو وہاں بھی روم جائز ہے۔ مگر حرکت ظاہر کرنے کے وقت تنوین کا کوئی حصہ ظاہر نہ کیا جاوے گا۔ (تعلیم الوقف حضرت قاری عبداللہ صاحب مکی)

(قاعدہ ۴) تا مربوطہ کی شکل میں گول لکھی جاتی ہے مگر اس پر نقطے بھی دیئے جاتے ہیں اگر ایسی تا پر وقف ہو تو وہاں دو باتوں کا خیال رکھو۔ ایک تو یہ کہ اس کو ہ کے طور پر پڑھو دوسرے یہ کہ وہاں روم اور اشمام مت کرو۔ (تعلیم الوقف)

(قاعدہ ۵) روم اور اشمام حرکت عارضی پر نہیں ہوتا ہے جیسے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ میں کوئی شخص لَقَدِ پر وقف کرنے لگے تو دال کو ساکن پڑھنا چاہیے اس کے زیر میں روم نہ کریں کیونکہ عارضی ہے (تعلیم الوقف) اور اس کو بھی عربی والے جان سکتے ہیں۔ تم کو جہاں جہاں شبہ ہو کسی عالم سے پوچھ لو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قاعدہ ۶) جس کلمہ پر وقف کرو اگر اس کے اخیر حرف پر تشدید ہو تو روم اور اشمام میں تشدید بدستور باقی رہے گی (تعلیم الوقف)

(قاعدہ ۷) جس کلمہ پر وقف کیا جاوے اگر اس کے اخیر حرف پر زبر کی تنوین ہو تو حالت وقف میں اس تنوین کو الف سے بدل دیں گے جیسے کسی نے فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً پر وقف کیا تو اس طرح پڑھیں گے نِسَآءَا

(قاعدہ ۸) جس مد وقفی کا بیان گیارہویں لمعہ کے قاعدہ ۱۰ میں ہوا ہے۔ اگر روم کے ساتھ وقف کیا جاوے اس وقت وہ مد نہ ہوگا مثلاً اَلرَّحِيْمُ یا نَسْتَعِيْنُ میں اگر پیش یا زیر کا ذرا سا حصہ ظاہر کر دیں تو پھر مد نہ کریں گے۔ (تعلیم الوقف)

فوائد متفرقہ ضروریہ کے بیان میں

چودھواں لمعہ ۔ اور گو ان میں سے بعض بعض فوائد اوپر بھی معلوم ہو گئے ہیں مگر چونکہ دوسرے مضامین کے ذیل میں بیان ہوئے تھے۔ شاید خیال نہ رہے۔ اس لئے اُن کو پھر لکھ دیا اور زیادہ ترنئے فائدے ہیں۔

(فائدہ ۱) سورۂ کہف کے پانچویں رکوع میں ہے لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ یعنی لٰكِنَّا میں الف لکھا ہے مگر یہ پڑھا نہیں جاتا البتہ اگر اس پر کوئی وقف کر دے تو اس وقت پڑھا جاویگا۔

(فائدہ ۲) سورۂ دہر کے شروع میں سَلَاسِلَا یعنی دوسرے لام کے بعد بھی الف لکھا تو ہے مگر یہ بھی پڑھا نہیں جاتا۔ البتہ وقف کی حالت میں الف کا پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں طرح درست ہے اور پہلے لام کے بعد جو الف لکھا ہے وہ ہر حال میں پڑھا جاتا ہے۔

(فائدہ ۳) اسی سورۂ دہر میں وسط کے قریب قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا دو دفعہ ہے۔ اور دونوں کے اخیر میں الف لکھا ہے سو اِن کا قاعدہ یہ ہے کہ دوسری جگہ تو کسی حال میں الف نہیں پڑھا جاتا۔ خواہ وقف ہو یا نہ ہو۔ اور پہلی جگہ اگر وقف کرو تو الف پڑھا جاوے گا اور وقف نہ کرو تو الف نہیں پڑھا جاوے گا۔ اور زیادہ عادت یہ ہے کہ پہلی جگہ کو وقف کرتے ہیں۔ دوسری جگہ نہیں کرتے تو اس صورت میں پہلی جگہ الف پڑھو دوسری جگہ مت پڑھو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(فائدہ ۴) قرآن میں ایک جگہ امالہ ہے یعنی سورۂ ہود میں جو بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا ہے اس کا بیان لمعہ ۵ قاعدہ ۱۰ میں دیکھو۔

(فائدہ ۵) سورۂ حٰمٓ سجدہ میں ایک جگہ تسہیل ہے ءَاَعْجَمِیٌّ اس کا بیان بارھویں لمعہ کے قاعدہ ۱۰ میں گزرا ہے دیکھ لو۔

(فائدہ ۶) سورۂ حجرات میں بِئْسَ الِاسْمُ میں الاسم کا ہمزہ نہیں پڑھا جاتا بلکہ اس کے لام کو اس کے سین سے ملا دیتے ہیں اس کا بیان بھی بارھویں لمعہ کے قاعدہ ۲ میں گزرا ہے۔

(فائدہ ۷) لَئِنْ بَسَطْتَ اور اَحَطْتُّ اور مَا فَرَّطْتُّ اور مَا قَرَطْتُّ میں ادغام ناتمام ہوتا ہے۔ یعنی طاء کو تاء کے ساتھ ملا کر مشدد کر کے اس طرح پڑھا جاوے کہ طاء اپنی صفت استعلاء و اطباق کے ساتھ بدون قلقلہ کے پڑھا ہو اور تاء باریک ادا ہو۔ اور اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں بہتر یہی ہے کہ پورا ادغام کیا جاوے۔ یعنی قاف بالکل نہ پڑھا جاوے۔ بلکہ قاف کو کاف سے بدل کر اور دونوں کو ملا کر مشدد کر کے پڑھا جاوے۔

(فائدہ ۸) ن والقلم اور یٰسٓ والقرآن الحکیم میں نون اور سین کے بعد جو واؤ ہے یہ مَسْطُوْن کے قاعدہ کے موافق جس کا ذکر دسویں لمعہ کے قاعدہ ۱۰ میں آچکا ہے اس واؤ میں ادغام ہونا چاہیے۔ مگر ادغام نہیں کیا جاتا۔

(فائدہ ۹) سورۂ یوسف کے دوسرے رکوع میں ہے لَا تَاْمَنَّا اس میں نون پر اشمام کیا کرو۔

(فائدہ ۱۰) قرآن مجید میں کہیں کہیں سکتہ لکھا ہوا پاؤ گے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں ذرا ٹھہر جاؤ مگر سانس مت توڑو اور باقی سب قاعدے اس میں وقف کے جاری ہوں گے۔ مثلاً سورۂ قیامہ میں ہے مَنْ ۚ رَاقٍ تو یہ ملون کے موافق من کے نون کا رَ میں ادغام ہو جاتا ہے مگر ادغام نہیں ہوا۔ کیونکہ جب سکتہ کو بجائے وقف کے سمجھا تو گویا نون اور رَ میں اتصال نہیں رہا اس لئے ادغام نہیں ہوا۔ اسی طرح سورۂ کہف میں ہے عِوَجَا ۜ قَيِّمًا تو اگر عِوَجَا پر وقف نہ کریں اور ما بعد سے ملا کر پڑھیں تو انحطار نہیں ہوگا۔ بلکہ زبر کی تنوین کو الف سے

---

۱ ویجوز النافض ایضاً وھو ان یبقی بعض صفات المدغم ۱۲ منہ ۲ عند حفص ۱۲ منہ
۳ اختیارہ لانہ سہل علی الاطفال ویجوز الروم ایضا لا تامنا ولا یجوز الادغام المحض ۱۲ منہ
(۱) کما لا یجوز الاظہار المحض ۱۲ قاری محمد یامین صاحب سلمہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدل کر سکتہ کیا جاوے گا اور تمام قرآن شریف میں حفص کی روایت میں کل سکتے چار ہیں۔ ایک سورۂ قیامہ میں دوسرا سورۂ کہف میں جو کہ مذکور ہوئے تیسرا سورۂ یٰسین میں مَنْ رَّاقٍ کے الف پر جبکہ مابعد سے ملا کر پڑھا جائے۔ اور چوتھا سورۂ مطففین میں کَلَّا بَلْ کے لام ساکن پر بس ان کے سوا سورۂ فاتحہ وغیرہ میں کہیں سکتہ نہیں۔

(فائدہ ۱۱) قرآن میں جہاں پیش آوے اس کو واؤ معروف کی سی تُو دے کر پڑھو۔ اور جہاں زیر آوے اس کو یائے معروف کی سی تُو دے کر پڑھو۔ ہمارے ملک میں پیش کو ایسا پڑھتے ہیں کہ اگر اس کو بڑھا دیا جائے تو واؤ مجہول پیدا ہوتی ہے۔ اور زیر کو ایسا پڑھتے ہیں کہ اگر اس کو بڑھا دو تو یائے مجہول پیدا ہوتی ہے۔ تو یہ بات عربی زبان کے خلاف ہے۔ ایسا مت کرو بلکہ پیش کو ایسا پڑھو کہ اگر اس کو بڑھا دیا جائے تو واؤ معروف پیدا ہو اور زیر کو ایسا پڑھو کہ اگر اس کو بڑھا دیا جائے تو یائے معروف پیدا ہو اور زیر اور پیش کے اس طرح ادا ہونے کو ماہر استاد سے مُن کر لکھا ہوا دیکھنے سے سمجھ میں شاید نہ آیا ہو۔

(فائدہ ۱۲) جب واؤ مشدد یا کہ یا مشدد پر وقف ہو تو ذرا سختی سے تشدید کو بڑھانا چاہئے تاکہ تشدید باقی رہے۔ جیسے عَدُوٌّ اور عَلَى النَّبِيِّ

(فائدہ ۱۳) سورۂ یوسف میں ہے لَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ اور سورۂ اقرار میں ہے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ اگر لَيَكُوْنًا اور لَنَسْفَعَا پر وقف کرو تو الف سے پڑھو یعنی تنوین مت پڑھو۔

(فائدہ ۱۴) چار لفظ قرآن مجید میں ہیں کہ لکھے تو جاتے ہیں صاد سے اور اس صاد پر چھوٹا سا سین بھی لکھ دیتے ہیں۔ اس کا قاعدہ سمجھ لو ایک تو سورۂ بقرہ میں ہے يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ دوسرا سورۂ اعراف میں فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ان دونوں جگہ میں س پڑھو۔ تیسرا سورۂ طور میں اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ اس میں یا ہے س پڑھو چاہے صاد پڑھو۔ چوتھا سورۂ غاشیہ میں بِمُصَيْطِرٍ اس میں صاد پڑھو۔

(فائدہ ۱۵) کئی مواقع قرآن مجید میں ایسے ہیں کہ لکھا ہوا تو ہے لَا اور پڑھا جاتا ہے لَ پڑھتے وقت ان کا بہت خیال رکھو ایک سورۂ عمران میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُحْشَرُوْنَ دوسرا

لہ وان کان خلاف القیاس لانہا نون خفیفۃ لکن الوقت یکون تابعا للرسم ۱۲

عہ ہذہ القاعدۃ اکثریۃ لاکلیۃ فان ثمود امالالف اذا وقف علیہ لایکون وقفا تابعا للرسم ۱۲ قاری محمد یامین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ توبہ میں وَلَا اَوْضَعُوْا تیسرا سورۂ نمل میں اَوْلَاَاذْبَحَنَّهٗ چوتھا والطفت میں لَاِاِلَى الْجَحِيْمِ پانچواں سورۂ حشر میں لَاَنْتُمْ اَشَدُّ اسی طرح سورۂ آل عمران کے پندرھویں رکوع میں لکھا ہوا ہے اَفَائِنْ اور پڑھا جاتا ہے اَاَئِنْ اور چند مقامات میں لکھا ہوا تو ہے مَلَائِهٖ اور پڑھا جاتا ہے مَلَئِهٖ اور سورۂ کہف کے چوتھے رکوع میں لکھا ہوا تو ہے لِشَائٍ اور پڑھا جاتا ہے لِشَیْءٍ اور بعض جگہ لکھا ہوا ہے نَبَائِیْ اور پڑھا جاتا ہے نَبِّیْ۔

(تنبیہ) مذکورہ قاعدے اکثر تو وہ ہیں جن میں کسی کا اختلاف نہیں اور جن میں اختلاف ہے ان میں سے امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کے قواعد لکھے ہیں جن کی روایت کے موافق ہم لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں اور انھوں نے قرآن مجید حاصل کیا ہے۔ امام عاصمؒ تابعی سے اور انھوں نے زرّ بن[1] حبیش اسدی رضؓ اور عبداللہ بن حبیب سلمی رضؓ سے اور انہوں نے حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضؓ اور حضرت زید بن ثابت رضؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان سب حضرات نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

خاتمہ: ۔ چاند کا پورا معہ بھی چودھویں رات کو ہوتا ہے اور یہاں بھی چودھویں کے ختم پر سب مضامین پورے ہو گئے۔ اس لئے یہاں پہنچ کر رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع اور مقبول فرمائے۔ طالب علموں سے خصوص بچوں سے خصوص قدردیوں سے رضائے مولیٰ کی دعا کا طالب ہوں۔ **اشرف علی عفی عنہ** ۵ صفر ۱۳۳۴ھ

[1] زرّ بالکسر و شدت راء و جیش بالضم و فتح ثانی و سکون ثالث مصغر کما فی المعنی والتقریب ۱۲ زبدۃ

عربی سیکھنے کے لئے

فاروقی کتب خانہ ملتان

کی چھپی ہوئی کتاب

عربی بول چال

کا مطالعہ کیجئے

جسے پڑھنے کے بعد آپ عربی کے بارہ سو جملے اپنی زبان سے بخوبی ادا کر سکتے ہیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عبداللہ یاسر

۹۵۶
ج ا

بلوغ المرام

مع ترجمہ و شرح اردو

مولانا عبدالتواب صاحب ملتانی محدث رحمۃ اللہ علیہ

عربی متن اعراب سمیت ترجمہ بین السطور

حواشی پر مکمل تشریح۔ ساڑھے چار سو صفحات قیمت ۳۰/- روپے

میر قطبی

شرح رسالہ شمسیہ

آفسٹ طباعت ۔ کاغذ زنگدار۔ قیمت ۱۰/-

طلباء کے لئے خاص رعایت

فاروقی کتب خانہ بیرون لوہاری گیٹ لاہور

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹-۰۰ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر 02421